بدکاری اور اس سے بچاؤ کے متعلق ایک پُرسوز بیان

ہمیں کیا ہو گیا ہے!

بدکاری کے اسباب 13

ناول پڑھنا اور حیا سوز تصاویر دیکھنا 29

بدکاری کے چھ نقصانات 50

ایڈز کیا ہے؟ 54

بدکاری سے بچنے کے طریقے 85

پیش کش: مرکزی مجلس شوریٰ

(دعوتِ اسلامی)

بدکاری اور اس سے بچاؤ کے متعلق ایک پُرسوز بیان

ہمیں کیا ہو گیا ہے!

پیش کش

مرکزی مجلس شوریٰ

(دعوتِ اسلامی)

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ وعلی الک واصحبک یا حبیب اللہ

نام بیان : ہمیں کیا ہو گیا ہے!
پیش کش : مرکزی مجلس شوریٰ (دعوتِ اسلامی)
سن طباعت : صفر المظفر ۱۴۳۴ھ / جنوری 2013ء
تعداد : 20000
ناشر : مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مکتبۃ المدینہ کی مختلف شاخیں

... کراچی: شہید مسجد، کھارادر۔ فون: 021-32203311
... لاہور: داتا دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ۔ فون: 042-37311679
... سردار آباد: (فیصل آباد) امین پور بازار۔ فون: 041-2632625
... کشمیر: چوک شہیداں میرپور۔ فون: 058274-37212
... حیدر آباد: فیضانِ مدینہ، آفندی ٹاؤن۔ فون: 022-2620122
... ملتان: نزد پیپل والی مسجد، اندرون بوہڑ گیٹ۔ فون: 061-4511192
... راولپنڈی: فضل داد پلازہ کمیٹی چوک، اقبال روڈ۔ فون: 051-5553765
... پشاور: فیضانِ مدینہ، گلبرگ نمبر 1 النور سٹریٹ، صدر۔
... خان پور: دُرّانی چوک نہر کنارہ۔ فون: 068-5571686
... نواب شاہ: چکرا بازار، نزد MCB۔ فون: 0244-4362145
... سکھر: فیضانِ مدینہ، بیراج روڈ۔ فون: 071-5619195
... گوجرانوالہ: فیضانِ مدینہ، شیخوپورہ موڑ۔ فون: 055-4225653

E.mail.maktaba@dawateislami.net
www.dawateislami.net

مدنی التجا: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں ہے۔

یادداشت

(دورانِ مُطالعہ ضرورتاً انڈر لائن کیجئے، اشارات لکھ کر صَفْحہ نمبر نوٹ فرمالیجئے۔اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ عِلْم میں ترقّی ہو گی)

عنوان	صفحہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”ہمیں کیا ہو گیا ہے“ کے چودہ حروف کی نسبت سے اس رسالے کو پڑھنے کی ”14 نیّتیں“

فرمانِ مُصطَفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ** مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ (المعجم الکبیر،٦/ ١٨٥، حدیث:٥٩٤٢)

دو مدنی پھول:

❁ بِغیر اچھّی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
❁ جتنی اچھّی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿1﴾ ہر بار حَمد و ﴿2﴾ صلوٰۃ اور ﴿3﴾ تعوُّذ و ﴿4﴾ تَسمِیہ سے آغاز کروں گا۔(اسی صفحہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے ان نیّتوں پر عمل ہو جائے گا) ﴿5﴾ رِضائے الٰہی کیلئے اس رسالے کا اوّل تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿6﴾ حتَّی الوَسْع اِس کا باوُضو اور ﴿7﴾ قِبلہ رُو مطالَعہ کروں گا ﴿8﴾ قرآنی آیات اور ﴿9﴾ احادیثِ مبارکہ کی زیارت کروں گا ﴿10﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عَزَّوَجَلَّ ﴿11﴾ اور جہاں جہاں ”سرکار“ کا اِسمِ مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پڑھوں گا ﴿12﴾ اس حدیثِ پاک ”**تَهَادَوْا تَحَابُّوْا**“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک،٢/٤٠٧،حدیث:١٧٣١) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ رسالہ خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا ﴿13﴾ بدکاری اور اس کے اسباب سے بچوں گا ﴿14﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ (ناشرین کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتا دینا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط
اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ (1)

درود شریف کی فضیلت

تبلیغ و قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 116 صفحات پر مشتمل کتاب ''گھریلو علاج'' کے صفحہ نمبر 3 پر درود شریف کی فضیلت کچھ یوں نقل ہے، مدینے کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: ''جو مجھ پر ایک دن میں ایک ہزار بار درودِ پاک پڑھے گا وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک جنّت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔'' (الترغیب والترھیب، ۲/۳۲۸، حدیث:۲۲)

بے باک نوجوان کی توبہ

صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دربارِ مصطفٰے میں میٹھے میٹھے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دیدار کی دولت سے فیض یاب ہو رہے تھے کہ ایک

---

❶ مبلغ دعوتِ اسلامی و نگرانِ مرکزی مجلسِ شوریٰ حضرت مولانا حاجی محمد عمران عطاری سَلَّمَہُ الْبَارِی نے یہ بیان ۱۷ ذو القعدۃ الحرام ۱۴۳۰ھ بمطابق 5 نومبر 2009ء کو سوڈانی کلب (دبئی) میں ہونے والے تبلیغ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں فرمایا۔ ۲۴ ذوالحجۃ الحرام ۱۴۳۳ھ بمطابق 10 نومبر 2012ء کو ضروری ترمیم و اضافے کے بعد تحریری صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ (شعبہ رسائل دعوتِ اسلامی مجلس المدینۃ العلمیہ)

خوبصورت نوجوان بارگاہِ ناز میں حاضر ہوا جس نے ابھی حال ہی میں جوانی کی حدود میں قدم رکھا تھا اور کچھ یوں عرض کی: ”یارسول **اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! مجھے بدکاری (Adultery) کی اجازت دیجئے۔“ اُس کی اِس بے باکی و جرأت پر تمام صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان حیران و ششدر رہ گئے اور سب کی پیشانیاں شکن آلود ہو گئیں۔ چنانچہ وہ اس نوجوان کو بارگاہِ نبوت کے آداب کا لحاظ نہ رکھنے کی وجہ سے ڈانٹنے لگے تو محبوبِ رَبِّ اَکبر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے انہیں اس نوجوان کو کچھ کہنے سے منع فرما دیا اور ارشاد فرمایا: اسے میرے قریب آنے دو۔ وہ نوجوان معاملے کے حَسَّاس ہونے کی پروا کئے بغیر آگے بڑھا تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس نوجوان کو اپنے پاس بٹھا کر بڑی نرمی اور محبت و شفقت سے کچھ یوں نیکی کی دعوت پیش کی: اے نوجوان! ذرا یہ تو بتا کہ اگر کوئی شخص تیری ماں کے ساتھ ایسا کرے تو کیا تجھے اچھا لگے گا؟ نوجوان (جوشِ غیرت سے) کچھ یوں عرض گزار ہوا: نہیں نہیں! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! یارسول **اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم! میری جان آپ پر قربان میں ہرگز یہ پسند نہیں کروں گا۔ تو آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر تجھے یہ پسند نہیں کہ کوئی تیری ماں کے ساتھ ایسا کرے تو دوسرے بھی یہ پسند نہیں کرتے کہ کوئی ان کی ماں سے ایسا کرے۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے دریافت کیا: کیا تم اپنی بیٹی کے لیے

اسے پسند کرتے ہو؟ بولا: میں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قربان جاؤں میرے آقا! ہرگز نہیں۔ ارشاد فرمایا: دوسرے لوگ بھی اپنی بیٹیوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔ پھر پوچھا: کیا اپنی بہن کے لیے اسے پسند کرتے ہو؟ عرض کی: میں آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر قربان! خدا کی قسم! ہرگز نہیں۔ ارشاد فرمایا: اسی طرح دوسرے لوگ بھی اپنی بہنوں کے لیے اسے پسند نہیں کرتے۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے پھوپھی اور خالہ کے متعلق یہی سوال اس نوجوان سے پوچھا تو ہر بار اس نے نفی میں ہی جواب دیا اور سرکار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی اسے ایک ہی بات سمجھائی کہ جب تو یہ پسند نہیں کرتا کہ کوئی ان کے ساتھ ایسی نازیبا حرکت کرے تو یاد رکھو جس عورت کے ساتھ تم یہ حرکت کروگے وہ بھی تو کسی کی ماں، بیٹی، بہن، پھوپھی یا خالہ ہوگی۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی انفرادی کوشش کے نتیجے میں بات اس نوجوان کی سمجھ میں آتو گئی مگر سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس پر مزید کرم فرماتے ہوئے اس کے سینے پر اپنا دستِ اقدس رکھ کر بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: یا اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کا گناہ بخش دے، اس کے دل کو پاک کر دے اور اس کی شرمگاہ کی حفاظت فرما۔ چنانچہ اس دُعا کی برکت سے وہ نوجوان تمام عمر اس فعلِ بد سے بیزار رہا۔

(مسند احمد، ۸/ ۲۸۵، حدیث: ۲۲۲۷۴ ماخوذاً)

بے باکی پر اظہارِ ندامت اور توبہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہمارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کس پیارے اور دلنشین انداز میں اس نوجوان کو یہ بات سمجھائی کہ جس طرح تم اس بات کو پسند نہیں کرتے کہ کوئی شخص تمہاری اِن مَحْرم عورتوں (یعنی جن سے نِکاح حَرام ہے) کے ساتھ اس طرح کا فعل کرے، اسی طرح کوئی دوسرا شخص بھی اپنی ان محرم عورتوں کے ساتھ اس طرح کی گھناؤنی حرکت ہرگز پسند نہ کرے گا۔ جب تم اپنے لئے اس بات کو پسند نہیں کرتے تو دوسروں کے لئے اسے کیسے رَوا رکھ سکتے ہو؟ کیونکہ تم جس کے ساتھ یہ فعل کروگے وہ بھی تو کسی کی ماں، کسی کی بہن، کسی کی بیٹی، کسی کی بیوی، کسی کی خالہ، کسی کی پھوپھی ہوگی۔ سرورِ دوعالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا یہ اندازِ مُبارک تاثیر کا تیر بن کر اس کے دِل میں اس طرح پیوست ہو گیا کہ وہ نہ صرف اپنی بے باکی پر نادم ہوا بلکہ ہمیشہ بدکاری سے بھی باز رہا اور پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی دُعا کی برکت سے جب تک زندہ رہا کبھی اس فعل کا تصور تک نہ کیا۔

مسلمانوں کی بے حِسی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مُسْلِم مُعاشَرے پر نظر ڈالیں تو بدقسمتی سے

مسلمانوں کی ایک کثیر تعداد دِینی غَیرت و حَمِیَّت سے بے نیازی و بے حِسی کا مُظاہَرہ کرتی نظر آتی ہے اور دین سے دوری کی وجہ سے دیگر گناہوں کے ساتھ ساتھ بدکاری (Adultery) جیسے فعلِ بد میں بھی تیزی سے مبتلا ہو کر ہلاکت و تباہی کا شِکار ہوتی جارہی ہے۔ حالانکہ دینِ اسلام میں اس فعلِ بد کی قَباحَت روزِ روشن کی طرح ہر ایک پر واضح ہے۔ مگر پھر بھی مسلمان ہیں کہ جان بوجھ کر شیطان کا بڑی آسانی سے شِکار بنتے چلے جارہے ہیں۔ یاد رکھیے! شیطان اسے اپنا خاص ساتھی جانتا ہے جو لوگوں میں بدکاری کو عام کرتا ہے۔ چنانچہ،

بدکاری سے شیطان خوش ہوتا ہے

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نَبوت صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے کہ ابلیس زمین میں اپنے لشکر پھیلا دیتا ہے اور ان سے کہتا ہے: ”تم میں سے جس نے کسی مسلمان کو گمراہ کیا میں اس کے سر پر تاج پہناؤں گا۔“ پس ان میں سب سے زیادہ فتنے باز اس کا سب سے زیادہ قریبی ہوتا ہے۔ ایک اس کے پاس آکر کہتا ہے: ”میں فُلاں شخص پر مسلَّط رہا یہاں تک کہ اس نے بیوی کو طلاق دیدی۔“ تو شیطان کہتا ہے: ”تو نے کچھ نہیں کیا، عنقریب وہ کسی دوسری عورت سے شادی کرلے گا۔“ پھر دوسرا آکر کہتا ہے: ”میں فُلاں کے ساتھ لگا رہا یہاں

تک کہ میں نے اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان پھوٹ ڈال دی۔" شیطان کہتا ہے: "تو نے بھی کچھ نہیں کیا، عنقریب وہ آپس میں صلح کر لیں گے۔" پھر تیسرا آکر کہتا ہے: "میں فلاں کے ساتھ چمٹا رہا یہاں تک کہ اس نے بدکاری کر لی۔" تو ابلیس ملعون کہتا ہے: "تو نے بہت اچھا کام کیا۔" پس وہ اسے اپنے قریب کرکے اس کے سر پر تاج رکھ دیتا ہے۔

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب التاریخ، باب بدء الخلق، ۸/ ۲۴، حدیث:۶۱۵۶)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شیطان اور اس کے لشکر کے شر سے پناہ عطا فرمائے۔(آمین)

قرآنِ کریم میں بدکاری کی مَذَمَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدکاری (Adultery) ایک بہت بڑی بُرائی ہے، قرآن و حدیث میں اس کی سخت مذمّت مروی ہے اور واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ اس فعلِ بد کا اِرتکاب کرنے والے کا ٹھکانا جہنّم ہے۔ چنانچہ،

جہنّم کا سب سے بدبودار دروازہ

جہنّم کے مُتَعَلّق ارشادِ باری تعالیٰ ہوتا ہے:

لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍ ؕ لِكُلِّ بَابٍ ترجمۂ کنز الایمان : اس کے سات

مِّنْهُمْ جُزْءٌ مَّقْسُوْمٌ ﴿۴۴﴾ دروازے ہیں ہر دروازے کے لئے

(پ۱۴،الحجر: ۴۴) ان میں سے ایک حصہ بٹا ہوا ہے۔

صدرُ الافاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیِّد محمد نعیم الدین مُراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارکہ کے تحت ارشاد فرماتے ہیں: ''ابنِ جُرَیْج کا قول ہے کہ دوزخ کے سات درکات (طبقات) ہیں۔ جہنّم، لظٰی، حطمہ، سعیر، سقر، جحیم، ہاویہ۔'' مزید فرماتے ہیں کہ ''(جہنّم کے سات حصوں کی طرح) شیطان کی پیروی کرنے والے بھی سات حصّوں میں مُنْقَسِم ہیں، ان میں سے ہر ایک کے لئے جہنّم کا ایک درکہ (طبقہ) مُعیّن ہے۔'' (خزائن العرفان، پ۱۴، الحجر، تحت الآیۃ ۴۴)

حضرت سیِّدُنا عطا عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْفَتَّاح (لَهَا سَبْعَةُ اَبْوَابٍؕ) کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ جہنّم کے ان سات دروازوں میں سے غم، گرمی اور تکلیف کے اعتبار سے سب سے زیادہ سخت اور بدبُودار دَروازہ ان لوگوں کے لیے ہو گا جو بدکاری کی حُرمت جاننے کے باوجود اس میں مبتلا ہیں۔ (الکبائر، الکبیرۃ العاشرۃ، ص۵۷)

پیارے اسلامی بھائیو! غیر مسلم معاشروں کی طرح اگرچہ ابھی مسلم معاشروں میں یہ وبا اس قدر نہیں پھیلی کہ سرِ عام نظر آئے بلکہ اس بُرے فعل کے مرتکب بدنامی کے ڈر سے رات کے اندھیروں میں چھپ کر یہ فعل

کرتے ہیں مگر کتنے افسوس کی بات ہے کہ جس ربُّ العالمین سے کچھ چھُپ نہیں سکتا اس سے نہیں شرماتے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مسلم معاشروں میں کچھ ایسی باتیں ضرور سرِعام دکھائی دیتی ہیں جو اس بُرے فعل کا سبب بن سکتی ہیں۔ چنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی آیت نمبر 32 میں ان اسباب سے بچنے کے مُتَعلّق ہے:

وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَسَآءَ سَبِيْلًا ﴿۳۲﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ، بے شک وہ بے حَیائی ہے اور بہت ہی بُری راہ۔ (پ١٥، بنی اسرائیل: ٣٢)

مُفَسّرِ شَہیر، حکیم الاُمَّت مُفْتی اَحمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان **نورُ العرفان** میں اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: زِنا (بدکاری) کے اسباب سے بھی بچو، لہٰذا بد نظری، غیر عورت سے خَلْوَت (تنہائی)، عورت کی بے پردگی وغیرہ سب ہی حَرام ہیں۔ بُخار روکنے کیلئے نزلہ روکو، طاعون سے بچنے کیلئے چوہوں کو ہلاک کرو، پردہ کی فرضیت، گانے بجانے کی حُرمَت، نِگاہ نیچی رکھنے کا حکم، یہ سب زِنا (بدکاری) سے روکنے کیلئے ہے۔ (نور العرفان، پ١٥، بنی اسرائیل، تحت الآیۃ ٣٢)

بدکاری کے اسباب

معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نہ صرف بدکاری بلکہ بدکاری کی جانب لے جانے والے اسباب سے بھی بچنے کا حکم فرمایا ہے تاکہ ان سے بچ کر ہم پاکیزہ اور ستھری زندگی گزارنے میں کامیاب ہوسکیں۔

بدکاری کے بعض اسباب یہ ہیں:

⟸ اجنبی عورتوں سے بے تکلف ہونا اور انہیں چھونا وَمَس کرنا۔

⟸ اَخلاق سوز ناول و کتابیں پڑھنا اور حیاسوز تصاویر اور فلمیں وغیرہ دیکھنا۔

اجنبی عورتوں سے بے تَکَلُّف ہونا

بدکاری جیسے فعلِ قبیح (بُرے کام) کا ایک سَبَب اجنبی عورتوں سے تعلق و دوستی پیدا کرنا، ان سے تنہائی میں ملاقات کرنا اور ان کے ساتھ گفتگو وغیرہ میں بے تکلفی ودِل لگی کرنا بھی ہے۔

بد قسمتی سے آجکل حالات بڑے نا گُفْتہ بہ ہیں مردوں اور عورتوں کا اِخْتلاط (میل جول) عام ہوچکا ہے، بِالْخُصُوص اس کے نظارے مخلوط تعلیمی اداروں، اسکولوں، کالجوں اور یونیورسٹیوں میں عام ہیں، مَعَاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج ہماری نوجوان نَسل گرل فرینڈ (Girlfriend) اور بوائے فرینڈ (Boyfriend) کے

مَنْحوس چکّر میں پھنس چکی ہے اور اس چکر میں کس طرح شرم وحَیا کی کشتی غَرق ہوتی ہے وہ سب پر عَیاں ہے، یاد رکھئے! مردوزن کے اس طرح بے تکلفانہ اختلاط سے گناہوں کا ایک نہ رُکنے والا سلسلہ شروع ہوتا ہے، پہلے زمانے میں بھی اگرچہ یہ دوستیاں ہوتی تھیں مگر انہیں چھپانے کی کوشِش کی جاتی، مگر اب تو جناب! ہر ہاتھ میں موبائل ہے، رات رات بھر باتیں ہوتی ہیں اور ملنے کے لئے تفریحی پارک اور تعلیمی اداروں کی بلند وبالا دیواریں موجود ہیں، نہ کوئی روکنے والا نہ ٹوکنے والا! اب آپ خود غور فرمائیں ایسی صورت میں کون سی چیز ہے جو اس لڑکے اور لڑکی کو اس برے کام سے روکے گی ؟؟؟

ہاں! اُبھارنے والی چیز ضرور موجود ہے

حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ عورتوں کے ساتھ تَنہائی اختیار کرنے سے بچو! اس ذات کی قسم جس کے قَبضۂ قُدرَت میں میری جان ہے! جو شَخص کسی عورت کے ساتھ تَنہائی اِختیار کرتا ہے تو ان کے درمیان شیطان ہوتا ہے اور کسی شخص کا کائی اور سیاہ بدبودار کیچڑ میں لَت پت خِنزِیر کو چھونا اس کے لئے اس سے بِہتر ہے کہ اس کے کَندھے ایسی عورت کے کَندھوں کے ساتھ مَس (Touch) ہوں جو اس کے لئے حلال نہیں۔" (المعجم الکبیر، ۸/۲۰۵، حدیث:۷۸۳۰)

معلوم ہوا کہ جہاں مَرْد و عورت تنہا ہوتے ہیں وہاں شیطان (Satan) بھی ہوتا ہے اور یہ تو ظاہر ہے کہ شیطان کا کام گناہ کی دَعْوَت دینا ہے۔ لہٰذا ہم پر لازم ہے کہ اس بے جا اِخْتِلاط سے خود کو بچائیں بلکہ اپنے اَہل و عَیال پر بھی نظر رکھیں اور ان کی اِصْلاح کی کوشِش کریں۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنی اور اس مُعَاشرے کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے کیونکہ فحاشی و عُرْیانی (Obscenity & Nudity) کے بڑھتے سیلاب کے آگے اگر بَنْد نہ باندھا گیا تو یہ اپنی مُنْہ زور لہروں میں ہم سب کو بہا لے جائے گا۔ امریکہ و یورپ کی اندھی نقّالی کے جوشِ جُنوں میں ہم اپنی اِسْلامی اَقْدار و تَہذِیب کو چھوڑ بیٹھے تو کہیں ایسا نہ ہو اُن کی طرح ہم بھی اپنے خاندانی و معاشرتی نظام کو تباہ و برباد کر بیٹھیں اور پھر ذِہْنی سُکُون کو ترسیں، پہلے اگر خواتین گھر سے نکلتی بھی تھیں تو شرم و حَیا کے ساتھ، پردہ کرکے، برقع پہن کر، پھر آہستہ آہستہ برقع گیا اور چادَر آگئی پھر مزید ترقّی آئی اور چادَر بھی گئی، دَوپٹّہ رہ گیا اور اب **اَلْاَمَان وَالْحَفِیْظ** لباس کے نام پر وہ کچھ پہنا جانے لگا کہ بیان کرتے ہوئے زبان ۔۔۔۔۔ اور لکھتے ہوئے قَلَم لڑکھڑا جائے ۔۔۔۔۔ مگر نہ جانے ہماری شرم و حَیا کہاں چلی گئی ہے؟

دِن لہو میں کھونا تجھے، شَب صُبح تک سونا تجھے
شَرمِ نبی خوفِ خدا، یہ بھی نہیں وُہ بھی نہیں

پہلے نَعرہ بُلَند ہوا مرد و عورت شانہ بشانہ چلیں، جس نے گھر کی چار دیواری میں مَحفُوظ عورت کو باہر لا کھڑا کیا اور اب مَغرِب سے چلنے والا یہ جملہ لیڈیز فرسٹ (Ladies First) یعنی ”پہلے خواتین“ یہاں بھی آپہنچا۔ پہلے کندھے سے کَندھا مِلا کر کھڑا کیا تھا اب ایک قدم آگے پہنچا دیا، جس نے اس کی بے باکی میں مزید اضافہ کر دیا، عورت سمجھی اس جُملے کے ذریعے مجھے عِزت دی جا رہی ہے حالانکہ اس جُملے کا مَقْصَد خواتین کو کسی قِسم کی عِزت دینا نہیں بلکہ صِنْفِ نازُک کو بے وُقُوف بنا کر اس کے حُسْن و جَمال کو اپنے مالی فَوائد کے حُصُول کا ذَرِیْعہ بنانا ہے جس کا مُظاہَرہ فیشن شوز (Fashion Shows)، بِل بورڈز (Billboards) اور اِشْتِہارات (Advertisement) کے ذریعے سرِ عام ہوتا ہے۔

اسی طرح دفتروں (Offices)، بینکوں (Banks) اور ہسپتالوں (Hospitals) غرض جہاں جائیں بِالْخُصُوص اِسْتِقْبالِیَہ (Receptions) پر ماڈَرن لڑکیوں (Modern Girls) کو ہی رکھا جاتا ہے تاکہ لوگوں کی توجہ حاصل کرکے اپنے کاروبار (Business) کو تَرَقّی دی جائے۔ بات اگر اِسْتِقْبالِیَہ وغیرہ پر بیٹھی

ہوئی کسی لڑکی سے بات کرنے کی حد تک محدود رہتی تو نِگاہیں جھکا کر بات کی جا سکتی تھی مگر اب تو نوجوان عورتوں سے ہاتھ مِلانے (Shake Hand) تک کو بُرا محسوس نہیں کیا جاتا۔

مرد کا اجنبی عورت کو دیکھنا کیسا؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اِستِقبالِیہ پر بیٹھی بے پردہ عورت بدنِگاہی کی دعوت دے رہی ہو یا کہیں راستے میں آتے جاتے دِکھائی دے تو اپنی نِگاہوں کی حفاظت کیجئے کہ ایسی عورت کو بری نیت سے دیکھنا انسان کا نہیں شیطان کا کام ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مَسْعُود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذی وَقار ہے: **عورت عورت ہے (یعنی چھپانے کی چیز ہے) جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک جھانک کر دیکھتا ہے۔** (ترمذی، کتاب الرضاع، باب:۱۸، ۲\۳۹۲، حدیث:۱۱۷۶)

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 400 صَفحات پر مشتمل کتاب **پردے کے بارے میں سوال جواب** صَفْحَہ 30 پر شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ مرد کے غیر عورت کے چہرے کو دیکھنے یا نہ دیکھنے

کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں: (مرد اجنبی عورت کا چہرہ) نہ دیکھے۔ البتّہ ضَرورتاً بعض قُیود ات کے ساتھ دیکھ سکتا ہے۔ اِس کی بعض صورَتیں بیان کرتے ہوئے صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے کا حکم یہ ہے کہ (ضَرورت کے وقت) اُس کے چہرے اور ہتھیلی کی طرف نظر کرنا جائز ہے کیونکہ اس کی ضَرورت پڑتی ہے کہ کبھی اس کے مُوافِق یا مخالِف شہادت (گواہی) دینی ہوتی ہے یا فیصلہ کرنا ہوتا ہے اگر اسے نہ دیکھا ہو تو کیونکر گواہی دے سکتا ہے کہ اس نے ایسا کیا ہے۔ اس کی طرف دیکھنے میں بھی وُہی شرط ہے کہ شَہوت کا اندیشہ نہ ہو اور یوں بھی ضَرورت ہے کہ (آج کل گلیوں بازاروں میں) بہُت سی عورَتیں گھر سے باہر آتی جاتی ہیں لہٰذا اس سے بچنا بھی دشوار ہے۔ بعض عُلَما نے قدم کی طرف بھی نظر کو جائز کہا ہے۔ مزید فرماتے ہیں: اَجْنَبِیَّہ عورت کے چہرہ کی طرف اگرچِہ نظر جائز ہے جب کہ شَہوت کا اندیشہ نہ ہو مگر یہ زمانہ فتنے کا ہے اِس زمانے میں ایسے لوگ کہاں جیسے اگلے زمانے میں تھے لہٰذا اِس زمانے میں اس کو (یعنی چہرے کو) دیکھنے کی مُمانَعَت کی جائے گی مگر گواہ و قاضی کے لیے کہ بوجہِ ضَرورت ان کے لیے نظر کرنا جائز ہے۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۳۰)

اجنبی عورت کا مرد کو دیکھنا کیسا؟

شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنی شہرۂ آفاق کتاب "پردے کے بارے میں سوال جواب" میں عورت کے غیر مرد کو دیکھنے یا نہ دیکھنے کے متعلق پوچھے گئے ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں: (عورت کے غیر مرد کو) نہ دیکھنے میں عافیّت ہی عافیّت ہے۔ البتّہ! دیکھنے میں جواز کی صورت بھی ہے مگر دیکھنے سے قبل اپنے دِل پر خوب خوب اور خوب غور کرلے کہیں یہ دیکھنا گناہوں کے غار میں نہ دھکیل دے۔ فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام جواز کی صورت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "عورت کا مردِ اجنبی کی طرف نظر کرنے کا وُہی حکم ہے جو مَرد کا مَرد کی طرف نظر کرنے کا ہے اور یہ اُس وقت ہے کہ عورت کو یقین کے ساتھ معلوم ہو کہ اس کی طرف نظر کرنے سے شَہوت نہیں پیدا ہو گی اور اگر اس کا شُبہ بھی ہو تو ہرگز نظر نہ کرے۔" (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ٢٥)

اجنبی عورت سے مصافحہ کرنا کیسا؟

پیارے اسلامی بھائیو! غیر مسلم مُعاشَروں کی دیکھا دیکھی اب مُسلِم مُعَاشَروں میں بھی مَردوں کے اجنبی عَورتوں سے مُصَافَحہ کرنے کی وَبا اس قدر عام ہو چکی ہے کہ اس سے بچنا ناممکن تو نہیں مگر مشکل ضرور ہے۔ حالانکہ ان

سے مُصافَحہ کرنا حرام ہے۔ چنانچہ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1197 صَفحات پر مشتمل کتاب **بہارِ شریعت** (جلد سوم) صَفْحَہ 446 پر صدرُ الشَّریعہ، بدرُ الطَّریقہ حضرتِ علّامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی اجنبی عورتوں کو دیکھنے اور چھونے کے متعلق احکام ذکر کرتے ہوئے نقل فرماتے ہیں کہ اَجنبیہ عورت کے چہرے اور ہتھیلی کو دیکھنا اگرچہ جائز ہے مگر چھونا جائز نہیں، اگرچہ شہوت کا اندیشہ نہ ہو کیونکہ نظر کے جواز کی وجہ ضرورت اور بَلْوائے عام ہے چھونے کی ضرورت نہیں، لہٰذا چھونا حَرام ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ان سے مُصافحہ جائز نہیں اسی لیے حُضُورِ اَقْدَس صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم بوَقْتِ بیعت بھی عورتوں سے مُصافَحہ نہ فرماتے صرف زبان سے بیعت لیتے۔ ہاں اگر وہ بہت زیادہ بوڑھی ہو کہ محلِ شہوت نہ ہو تو اس سے مُصافَحہ میں حرج نہیں۔ یُونہی اگر مرد بہت زیادہ بوڑھا ہو کہ فتنہ کا اندیشہ ہی نہ ہو تو مُصافَحہ کر سکتا ہے۔ (بہارِ شریعت، ۳/۴۴۶) اور ایک روایت میں تو یہاں تک مروی ہے کہ جس نے کسی اَجنبیہ عورت سے مصافحہ کیا (یعنی ہاتھ مِلایا) تو وہ بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ آگ کی زَنْجیر سے گردن کے ساتھ بندھا ہو گا۔

(قرۃ العیون، الباب الثالث فی عقوبۃ الزنا، ص۳۸۹)

لوہے کی کیل

حضرت سیِّدُنا مَعْقِل بن یَسار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ دو عالَم کے مالِک و مختار باذنِ پروردگار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت ناک ہے: ”تم میں سے کسی کے سر میں لوہے کی کیل ٹھونک دی جائے، یہ اس سے بہتر ہے کہ وہ ایسی عورت کو چھوئے جو اس کے لئے حلال نہیں۔“

(المعجم الکبیر، ٢٠/٢١١، حدیث:٤٨٦)

اَلْغَرْض اِرْدگِرْد کا ماحول بہُت بِگَڑ چُکا ہے مگر ہمیں ہتھیار نہیں ڈالنے اگرچہ سامنے بے حیائی کا مظاہرہ ہو رہا ہے مگر ہمیں اپنی نگاہوں کی حفاظت کرنی ہے خود کو بے حیائی والے کاموں سے بچانا ہے۔ اَوّلاً تو ایسی جگہوں پر جانے ہی سے گریز کرنا چاہیے جہاں بے پردہ عورتوں سے اِخْتِلاط (میل ملاپ) کا اِمْکان ہو اور اگر کبھی گُفْتگو وغیرہ کرنی ہی پڑ جائے تو بغیر بے تکلف ہوئے نظریں جھکا کر بس ضرورت کی بات کریں۔ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو بے حیائی والے کاموں سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

اجنبی عورت سے خَلْوَت کی تباہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عورت کے اَجْنَبی مَرْد کے ساتھ خَلْوَت یعنی

تنہائی اختیار کرنے میں نقصان ہی نقصان ہے۔ چنانچہ حضور نبیٔ پاک، صاحبِ لَوْلاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت ناک ہے: ”خبر دار کوئی بھی شخص جب کسی (اجنبی) عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو وہاں تیسرا شیطان بھی ہوتا ہے۔“

(ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی لزوم الجماعۃ، ۴/۶۷، حدیث:۲۱۷۲)

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیم الاُمَّت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الحَنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت مراٰۃ جلد 5 صَفْحَہ 21 پر فرماتے ہیں: جب کوئی شخص اجنبی عورت کے ساتھ تَنہائی میں ہوتا ہے خواہ وہ دونوں کیسے ہی پاکباز ہوں اور کسی (نیک) مَقْصد کے لیے (ہی) جمع ہوئے ہوں (مگر) شیطان دونوں کو برائی پر ضرور اُبھارتا ہے اور دونوں کے دِلوں میں ضرور ہیجان پیدا کرتا ہے، خطرہ ہے کہ زِنا (بدکاری) واقع کرا دے! اس لیے ایسی خَلْوَت (یعنی تنہائی میں جمع ہونے) سے بَہُت ہی احتیاط چاہئے، گناہ کے اسباب سے بھی بچنا لازم ہے، بخار روکنے کیلئے نزلہ وزکام (کو) روکو۔

حضرت علامہ عبد الرَّءُوف مَناوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: ”جب کوئی عورت کسی اجنبی مَرد کے ساتھ تنہائی میں اِکٹّھی ہوتی ہے تو شیطان کے لئے یہ ایک نفیس موقع ہوتا ہے، وہ اِن دونوں کے دِلوں میں گندے وَسوَسے ڈالتا ہے، اِن کی شہوت کو بھڑکاتا ہے، حَیا (Modesty) ترک

کرنے اور گناہوں میں مُلَوَّث ہو جانے کی ترغیب دیتا ہے۔“

(فیض القدیر، ۳ / ۱۰۲، تحت الحدیث: ۲۷۹۵)

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا اجنبی مرد و عورت کے تنہائی اختیار کرنے میں تباہی ہی تباہی ہے، لہٰذا اس سے بچنے ہی میں عافیت ہے۔ تاریخ میں ایسی بَہُت سی مثالیں موجود ہیں کہ اَجنبی مَرْد و زَنْ کے تنہائی اختیار کرنے کے سبب شیطان نے اپنا کام دِکھایا اور انہوں نے اپنا مُنہ کالا کر لیا۔ چنانچہ شیطان کس طرح انسان کو پھانس کر برباد کرتا ہے اِس کو سمجھنے کیلئے ایک عِبْرتناک حِکایت مُلاحظہ فرمایئے۔

بدنصیب عابِد

منقول ہے: بنی اسرائیل میں ایک بَہُت بڑا عابِد یعنی عبادت گزار شخص تھا۔ اُسی عَلاقے کے تین بھائی ایک بار اُس عابِد کی خِدْمَت میں حاضِر ہو کر عرض گزار ہوئے کہ ہمیں سفر درپیش ہے، واپَسی تک ہماری جوان بہن کو ہم آپ کے پاس چھوڑ کر جانا چاہتے ہیں۔ عابِد نے خوفِ فِتنہ کے سبب معذِرت چاہی مگر ان کے پیہم اِصرار پر وہ تیّار ہو گیا اور کہا کہ میں اپنے ساتھ تو نہیں رکھوں گا، کسی قریبی گھر میں اُس کو ٹھہرا دیجئے۔ چُنانچِہ ایسا ہی کیا گیا۔ عابِد کھانا اپنے عِبادت خانے کے دروازے کے باہَر رکھ دیتا اور وہ اٹھا کر لے جاتی۔ کچھ دِن کے بعد شیطان نے

عابِد کے دل میں ہمدردی کے انداز میں وَسوَسہ ڈالا کہ کھانے کے اوقات میں جوان لڑکی اپنے گھر سے نِکل کر آتی ہے کہیں کسی بدکار مرد کے ہتّھے نہ چڑھ جائے، بہتر یہ ہے کہ اپنے دروازے کے بجائے اُس کے دروازے کے باہَر کھانا رکھ دیا جائے، اس اچّھی نیّت کا کافی ثواب ملے گا۔ چُنانچِہ اُس نے اب کھانا اُس کے دروازے پر پَہُنچانا شُروع کیا۔ چند روز بعد شیطان نے پھر وَسْوَسے کے ذَرِیعے عابِد کا جذبۂ ہمدردی اُبھارا کہ بے چاری چُپ چاپ اکیلی پڑی رہتی ہے، آخِر اس کی وَحشت دُور کرنے کی اچّھی نیّت کے ساتھ بات چیت کرنے میں کیا گُناہ ہے! یہ تو کارِ ثواب ہے، یوں بھی تم بَہُت پرہیز گار آدمی ہو، نَفس پر حاوی ہو، نیّت بھی صاف ہے یہ تمہاری بہن کی جگہ ہے۔ چُنانچِہ بات چیت کا سِلْسِلہ شُروع ہوا۔ جوان لڑکی کی سُریلی آواز نے عابِد کے کانوں میں رَس گھولنا شروع کر دیا، دِل میں ہَیجان برپا ہوا، شیطان نے مزید اکسایا یہاں تک کہ "نہ ہونے کا ہو گیا۔" حتّٰی کہ لڑکی نے بچّہ بھی جَن دیا۔ شیطان نے دل میں وَسْوَسوں کے ذَرِیعے خوف دِلایا کہ اگر لڑکی کے بھائیوں نے بچّہ دیکھ لیا تو بڑی رُسوائی ہو گی لٰہذا عزّت پیاری ہے تو نَومَولود کا گلا کاٹ کر زمین میں گاڑ دے۔ وہ ذِہنی طور پر تیّار ہو گیا پھر فوراً وَسْوَسہ ڈالا، کہیں ایسا نہ ہو کہ لڑکی ہی اپنے بھائیوں کو بتادے بس عافیّت اِسی میں ہے کہ "نہ رہے بانس نہ بجے بانسری" دونوں ہی کو ذَبح کر ڈال۔

اَلغَرَض عابِد نے جوان لڑکی اور ننھے بچّے کو بے دَردی کے ساتھ ذَبح کر کے اُسی مکان میں ایک گڑھا کھود کر دَفن کر کے زمین برابر کر دی۔ جب تینوں بھائی سَفَر سے لوٹ کر عابِد کے پاس آئے تو اُس نے اظہارِ افسوس کرتے ہوئے کہا: آپ کی بَہَن فوت ہو گئی ہے، آیئے اُس کی قَبْر پر فاتحہ پڑھ لیجئے۔ چُنانچِہ عابِد انہیں قَبرِستان لے گیا اور ایک قَبْر دِکھا کر جھوٹ موٹ کہا: یہ آپ کی مَرحُومہ بَہَن کی قَبْر ہے۔ چُنانچِہ اُنہوں نے فاتحہ پڑھی اور رَنْجِیدہ رَنْجِیدہ واپس آ گئے۔ رات شیطان ایک مسافِر کی صُورت میں تینوں بھائیوں کے خوابوں میں آیا اور اُس نے عابِد کے تمام سیاہ کارنامے بیان کر دیئے اور تدفین والی جگہ کی نشاندہی بھی کر دی کہ یہاں کھودو۔ چُنانچِہ تینوں اُٹھے اور ایک دوسرے کو اپنا خواب سنایا۔ تینوں نے مِل کر خواب میں کی گئی نِشاندہی کے مطابِق زمین کھودی تو واقعی وہاں بَہَن اور بچّے کی ذَبح شدہ لاشیں موجود تھیں۔ وہ تینوں عابِد پر چڑھ دوڑے، اُس نے اقبالِ جُرم کر لیا۔ بادشاہ کے دربار میں شِکایَت کی گئی تو عابِد کو اُس کے عِبادَت خانے سے گھسیٹ کر نکالا گیا اور سُولی دینے کا فیصلہ ہوا۔ جب سُولی پر چڑھانے کیلئے لایا گیا تو شیطان اُس پر ظاہِر ہوا اور کہنے لگا: ''مجھے پہچان! میں تیرا وُہی شیطان ہوں جس نے تجھے عورت کے فتنے میں ڈال کر ذِلّت کی آخِری منزل تک پہنچایا ہے، خیر گھبرا مت! میں بچا سکتا ہوں مگر شرط یہ ہے کہ تجھے میری اِطاعت کرنی ہو گی۔'' مرتا

کیا نہ کرتا! عابِد نے کہا: میں تیری ہر بات ماننے کیلئے تیّار ہوں۔ تو شیطان نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا انکار کر دے اور کافر ہو جا۔ بد نصیب عابِد نے کہا: میں خدا کا انکار کرتا ہوں اور کافر ہوتا ہوں۔ شیطان ایک دم غائب ہو گیا اور سپاہیوں نے فوراً اُس بد نصیب عابِد کو دار پر کھینچ لیا۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۹۳)

عورتوں کے پاس جانے سے بچو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا نامحرم عورتوں کے قریب اچھی نیت سے جانا بھی فتنے سے خالی نہیں۔ چنانچہ فتنے کے اس دروازے کو بند کرنے کے لیے دو عالم کے مالِک و مختار باذنِ پروردگار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: اِیَّاکُمْ وَالدُّخُولَ عَلَی النِّسَاءِ یعنی (نامحرم) عورتوں کے پاس جانے سے بچو۔ ایک انصاری صحابی رضی اللہ تعالٰی عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ (کیا وہ اپنی بھابھی کے پاس جا سکتا ہے؟) تو آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ”دیور تو موت ہے۔“

(بخاری، کتاب النکاح، باب لایخلون رجل بامراۃ۔۔الخ، ۳ / ۴۷۲، حدیث: ۵۲۳۲)

شادی شدہ عورتوں کے پاس رات گزارنے کی ممانعت

پیارے اسلامی بھائیو! جب دیور بھابھی کو تنہائی اختیار کرنا منع

ہے بلکہ دیور کو موت قرار دیا گیا ہے تو غور کیجئے عام لوگوں کے کسی عورت سے تنہائی میں ملنے جلنے کی اجازت کیسے ہو سکتی ہے؟ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا **عبداللّٰہ** بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ شَہَنْشاہِ اَبرار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُشکبار ہے: محرم کے علاوہ کوئی مرد کسی عوت کے ساتھ ہر گز تنہائی اختیار نہ کرے۔ ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کھڑے ہو کر عرض کی: **یا رسول اللّٰہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! میری بیوی حج کرنے جارہی ہے اور میرا نام اتنے عرصے کے لئے فلاں غزوہ (میں شرکت کرنے والوں) میں لکھ لیا گیا ہے۔ ارشاد فرمایا: ''تم لوٹ جاؤ اور اپنی بیوی کے ساتھ حج کرو۔'' (بخاری، کتاب النکاح، باب لایخلون رجل بامراۃ۔۔ الخ، ۳ / ۴۷۲، حدیث:۵۲۳۳) اور حضرت سیِّدُنا جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: محرم یا شوہر کے علاوہ شادی شدہ عورت کے پاس کوئی شخص رات نہ گزارے۔

(مسلم، کتاب السلام، باب تحریم الخلوۃ بالاجنبیۃ۔۔۔ الخ، ص۱۱۹۶، حدیث:۲۱۷۲)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یقیناً کوئی اجنبی عورت ہو یا نامَحرم رِشتے دار، دونوں جہاں کی بھلائی اسی میں ہے کہ کبھی بھی اس سے تنہائی میں ملاقات نہ کریں۔ ورنہ مرد و عورت کا آپَس میں بے تکلُّف ہونا بے حد خطرناک نتائج کا سبب

بن سکتا ہے۔ نیز بد نصیب عابِد والی حِکایت سے بھی یہ درس ملتا ہے کہ عورت کے فتنے کی وجہ سے قتل و غارتگری تک نوبت پہُنچ سکتی ہے، فریقَین کے دردناک انجام کا سامان اور بربادیٔ ایمان کا قوی اِمکان رہتا ہے۔ پس اجنبی مرد و عورت کو ہرگز ہرگز تنہائی میں اکٹھا ہونا جائز نہیں، اس صورت میں گناہوں کے وسوسے ہی نہیں تہمت لگ جانے بلکہ بہک جانے کا بھی اندیشہ رہتا ہے۔

شیخ طریقت، امیرِ اہلسنت، بانیٔ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ اپنی کتاب **"پردے کے بارے میں سوال جواب"** میں اجنبی ٹیکسی ڈرائیور کے ساتھ سفر کرنے کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: "اپنے آپ کو خطروں اور فتنوں سے بچانا ہر اسلامی بہن پر لازم ہے۔ البتّہ خطروں اور فتنوں کے اندیشوں کی کوئی حد بندی نہیں نا محرم تو دور کی بات مَحارِم سے بھی خطرات ممکن ہیں۔ صرف تنہائی میں ہی نہیں، ہجوم میں بھی خطرات درپیش آتے رہتے ہیں۔ اسلامی بہن کے اجنبی ڈرائیور کے ساتھ ٹیکسی میں اکیلی بیٹھنے پر اگرچِہ خلوت (یعنی مرد کے ساتھ مکان میں تنہائی) کا حکم تو نہیں لیکن یہ صورت خَلوَت (یعنی مرد کے ساتھ مکان میں تنہا ہونا) سے مُشابہ (یعنی ملتی جُلتی) ضَرور ہے اور ٹیکسی وغیرہ بند گاڑیوں میں خطرات کا کچھ زیادہ ہی احتمال (یعنی امکان) ہے۔ ڈرائیور کے ذَرِیعے ٹیکسی کے مسافروں کے اِغوا کے واقعات بھی

ہوتے رہتے ہیں۔ خاص طور پر اُس وقت خطرہ کچھ زیادہ ہی ہوتا ہے جبکہ ڈرائیور کے بارے میں کوئی معلومات ہی نہ ہوں کہ کون ہے؟ کہاں رہتا ہے؟ اور کیسا آدمی ہے؟ عُموماً بڑے شہروں میں ڈرائیوروں سے جان پہچان کم ہی ہوتی ہے دراصل عورت صِنفِ نازُک ہے اور عموماً مردوں کی توجُّہ کا مرکز ہوتی ہے اور آج کل حالات بھی اتنے خراب ہو چکے ہیں کہ بَہُت سارے لوگ صِرف اس لئے گناہ نہیں کرتے کہ ان کے بس میں نہیں ورنہ جب کبھی انہیں موقع ہاتھ آتا ہے گناہ کی طرف فوراً لپک پڑتے ہیں۔ ایسے نامساعِد حالات میں اسلامی بہنوں کی ذِمے داری ہے کہ وہ خود ہی محتاط طرزِ عمل اپنائیں۔ لہٰذا احتیاط یِہی ہے کہ جوان عورت ہرگز ہرگز اندرونِ شہر بھی رِکشہ ٹیکسی میں بِغیر محرم یاثِقہ و قابلِ اعتماد خاتون کے سفر نہ کرے نیز فتنے کا اندیشہ جتنا بڑھتا جائے گا احتیاط کی حاجت بھی اُتنی ہی بڑھتی چلی جائیگی۔ (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۲۴)

ناول پڑھنااور حیاسوز تصاویر دیکھنا

عِشْقِیہ و فِسْقِیہ ناول اور افسانے وغیرہ پڑھنا اور حیا سوز تصاویر دیکھنا بھی بدکاری کی طرف لے جانے کا بہت بڑا سبب ہے۔ انسان جو کچھ پڑھتا یا دیکھتا ہے اس کا اثر اس کے دل پر ہوتا ہے اور پھر اُسی طرح کے خیالات جنم لیتے ہیں تو جو

کوئی ان ناولوں اور افسانوں میں "عِشْق و مَحَبَّت" کی داستانوں کو پڑھے گا وہ خود کو ان حَرَکتوں سے کیسے روک پائے گا! جس کا بعض اوقات نتیجہ بدکاری کی صورت میں سامنے آتا ہے۔ بدقسمتی سے ان ناولوں اور افسانوں کو زیادہ تر خواتین پڑھتی ہیں حالانکہ یہ تو وہ نازُک شیشیاں ہیں جنھیں معمولی سی ٹھیس نقصان پہنچاسکتی ہے۔ چنانچہ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، مُجَدِّدِ دین وملّت، پَروانۂ شَمْعِ رِسالت، مولانا شاہ احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ لڑکیوں کو سورۂ یُوسُف کا ترجمہ (و تفسیر) نہ پڑھائیں کہ اس میں مَکْرِ زَناں (یعنی عورتوں کے دھوکہ دینے) کا ذِکْر فرمایا ہے۔ (فتاویٰ رضویہ، ۲۴ / ۴۵۵)

ہمیں کیا ہو گیا ہے !

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مقامِ غور ہے، لڑکیوں کو قراٰنِ مجید کی ایک سُورَت سورۂ یُوسُف کا ترجمہ اور تفسیر پڑھنے سے اس لئے مَنْع کر دیا گیا ہے کہ کہیں یہ مَنْفی (یعنی اُلٹ) اَثَر نہ لے لیں۔ اب آپ ہی اندازہ لگائیے کہ انہیں بے ڈھنگی تصویروں اور حیاسوز فِلْمی اِشْتِہاروں وغیرہ ہزاروں تباہ کاریوں سے بھرپور اخباروں(Newspapers)، ماہناموں (Monthly Magazines)، ناوِلوں (Novels) اور ڈائجسٹوں (ڈا۔اے۔جس۔ٹوں) (Digests) کی اِجازَت کیسے دی جاسکتی ہے! اسی

طرح مختلف میگزینز (Magazines) یعنی رسالوں اور جریدوں میں چھپی فُحش تصاویر دیکھنے، گھر کی دیواروں پر ڈرامہ یا فِلم میں کام کرنے والی بے حَیا اداکاراؤں (Actresses) کی تصاویر لگانے اور موبائل فون میں ایسی تصویریں اور ویڈیو کلپ (Video Clip) رکھنے اور دیکھنے والوں کو غور کرنا چاہیے کہ یہ بے حیائی کا طُوفانِ بد تمیزی ہمیں کس طرف بہا کر لے جا رہا ہے؟

جب ہم سب جانتے ہیں کہ یہ غلط ہے تو پھر بھی یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟ آج جس طرف نگاہ اٹھائیں بے حیائی پر مبنی تصاویر ہی تصاویر نظر آتی ہیں آخر ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ یہ تصاویر ہم کیوں لگا رہے ہیں؟ کیوں لوگوں کو دعوتِ گناہ دے رہے ہیں؟ یہ فَحاشی و عُریانی (Obscenity & Nudity) کا بازار گرم کر کے ہمیں کیا مل رہا ہے؟ ہمارا پیارا رب عَزَّوَجَلَّ تو ارشاد فرما رہا ہے: وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤی (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۳۲) "اور بدکاری کے پاس نہ جاؤ۔" اور ہم ہیں کہ بدکاری کے اسباب جمع کرنے میں مشغول ہیں!

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم مسلمان ہیں اور بحیثیت مسلمان ہم پر یہ لازم ہے کہ ہمارے تمام تر اَقْوال و اَفْعال اللہ عَزَّوَجَلَّ اور

اس کے پیارے رسول، بی بی آمنہ کے پھول صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے اَحْکامات کے مُطابق ہوں اور یقیناً بے حیائی پر مَبْنی ان تصاویر کا لگانا اور دیکھنا دِکھانا ناراضیِ رَبِّ اَکْبَر عَزَّ وَجَلَّ کا سَبَب ہے۔ چنانچہ ہم پر لازم ہے کہ موبائل فونز، گھر، دوکان، بازار اور شاپنگ سینٹرز بلکہ جہاں تک ہماری پہنچ اور اِستِطاعت میں ہو، ہر جگہ کو ان فُحْش تصاویر سے پاک کر دیں۔ ہاں! تصویر لگانی ہے تو جمال وجلالِ خداوندی کے مَظْہَر خانہ کعبہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کی تصویر لگائیں، نُور بار سبز سبز گُنْبَدِ خَضْرا زَادَھَا اللہُ شَرَفًاوَّتَعْظِیْماً کی تصویر لگائیں، اسی طرح بزرگانِ دین رَحِمَھُمُ اللہُ الْمُبِین کے مزاراتِ مقدسہ کی تصاویر لگائیں۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پاکیزہ نظاروں کی بدولت ہمارے اِرْدگِرْد کا ماحول بھی پاکیزہ ہو جائے گا۔

دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے
قصر شاہی کا نظارا کچھ نہیں

بے حیائی حرام ہے

اللہ عَزَّوَجَلَّ بے حیائی کو حرام قرار دیتے ہوئے پارہ 8 سورۂ اعراف کی آیت نمبر ۳۳ میں ارشاد فرماتا ہے:

قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ ترجمۂ کنز الایمان: تم فرماؤ میرے رب

مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی۔ (پ۸، الاعراف:۳۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس آیتِ مبارکہ میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں ''فواحش'' یعنی بے حیائی کے کاموں سے منع فرمایا ہے۔ یاد رہے ''فواحش'' ایسے اَقْوال واَفْعال کو کہتے ہیں جو بہُت ہی زیادہ بُرے ہوں۔ اب غور کیجئے کہ ہمارا قرآن، ہمارا اسلام، ہمارا ربِّ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ ہمیں بے حَیائی سے روک رہا ہے، یقیناً یہ ہماری غیرتِ ایمانی کا تقاضا بھی ہے کہ جب ہم **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر ایمان لائے ہیں تو ان کے فرامین پر عمل بھی کریں! مگر ہمیں کیا ہو گیا ہے کہ ہم ان احکامات پر عمل کرنے کو تیار ہی نظر نہیں آرہے؟ پاؤں ہیں کہ بے حیائی کی جانب اٹھتے جارہے ہیں، ہاتھ ہیں کہ بے حیائی کی جانب بڑھتے جارہے ہیں، آنکھیں ہیں کہ بے حیائی کی جانب اُٹھتی ہی جارہی ہیں! سمجھ میں نہیں آتا کہ اس بگڑے ہوئے مُعاشَرے کا رُخ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کے محبوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کی طرف کیسے پھیرا جائے اور اس کو جَہَنَّم کی طرف دوڑے چلے جانے سے روک کر کس طرح جنّت کی سَمت لے جایا جائے! آہ! آہ! آہ! ایسا دَور آچکا ہے گویا ہر کوئی ایک دوسرے سے آگے بڑھ کر

مَعَاذَ اللّٰہ جَہَنَّم میں گرنا چاہتا ہے، جیسا کہ شادیوں میں دیکھا جاتا ہے کہ کسی کے پاس اگر رقم کم ہے تو صِرف فِلمی گانوں کی دُھنوں پر گُزارا کرتا ہے اور جس کے پاس رقم کچھ زیادہ ہے وہ شادی میں بے حیائی سے بھرپور تقاریب کی مُووی (Movie) بھی بنواتا ہے اور اس سے بھی زیادہ رقم والا فنکشن (Function) کا بھی اِہتِمام کرتا ہے جس میں مرد و عورت مُوسیقی کی دُھنوں اور ڈھولک کے شور میں بے ڈھنگے پن سے ناچتے، گاتے ہیں تماشائی خوب اُودھم مچاتے، بیہودہ فِقرے کَستے، مزید اس پر ہنستے، قہقہے لگاتے اور زور زور سے تالیاں اور سیٹیاں بجاتے ہیں۔ اس قسم کی حَرَکتوں سے یِہی معلوم ہوتا ہے کہ گویا شرم و حیا کا عنصر بالکل خَتْم ہو چکا، نجی مُعامَلات ہوں یا اِجتِماعی تقریبات، مَحلّہ ہو یا بازار ہر جگہ شرم و حیا کا قَتْلِ عام اور بے حیائی کی دھوم دھام ہے، جس کو دیکھو بڑھ چڑھ کر بے حیائی کا شیدائی نظر آرہا ہے۔ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہم سب کو عَقْلِ سلیم عطا فرمائے۔

بدنِگاہی کی تباہی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدنِگاہی بھی بدکاری کا ایک بَہُت بڑا سبَب ہے۔ انسان جب فَحاشی و عُریانی (Obscenity & Nudity) پر مَبنی نَظارے دیکھتا ہے تو اس کے شَہوانی جذبات بھڑک اٹھتے ہیں اور پھر وہ اپنی خواہِش کو پورا کرنے

کے لئے بسا اوقات ہر حد سے گزر جاتا ہے۔ موجودہ دور میں میڈیا اس بدنِگاہی اور اس کے نتیجے میں ہونے والی بہت ساری مُعاشرتی برائیوں کا بہت بڑا ذریعہ ہے۔ یہ حقیقت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں ہے کہ فِلْموں، ڈِراموں میں جِنْسی جَذبات کو برانگیختہ کرنے (اُبھارنے) والے مَناظِر دِکھائے جاتے ہیں تاکہ لوگ جَذبات سے مَغلُوب ہو کر یہ سب دیکھیں لیکن اس بات سے آنکھیں بند کرلی جاتی ہیں کہ اس کے نتائج کیا نکلتے ہیں، عورتوں کی عِصْمَت دَرِی جیسے واقعات پر مگرمچھ کے آنسو تو بہائے جاتے ہیں مگر اس بات پر کوئی غور کرنے کے لئے تیار نہیں کہ یہ ان فِلْموں، ڈِراموں ہی کے ذریعے پھیلنے والی فَحاشی کا نتیجہ ہے، حُقُوقِ نِسْوَاں کا ڈَھول تو بَہُت پیٹا جاتا ہے مگر اسی عورت کو چند سِکّے کمانے کے لئے ماڈلز (Models) کے نام پر جِنْسِ بازار بنا دیا جاتا ہے۔ اِسلام نے تو عورت کو عِزت دی، پردہ کی صُورت میں عِصْمَت دی، گھر کی چاردِیواری کی صورت میں حفاظت کا مَضْبُوط قَلْعَہ دیا مگر ہم نے آزادی، تَرَقّی اور حُقُوقِ نِسْوَاں کے بظاہر خُوش کُن نعرے دے کر اسے ذلیل و رُسوا کر کے رکھ دیا۔ اب نہ اس کی عزت محفوظ ہے نہ عِصْمَت۔

دل کے پھپھولے جل اُٹھے سینے کے داغ سے
اِس گھر کو آگ لگ گئی گھر کے چَراغ سے

آنکھوں کی بدکاری

پیارے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا کہ بدنگاہی کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ لہٰذا اپنی ناموس کی حفاظت چاہتے ہیں تو اپنی نگاہوں کو بند کرلیجئے ورنہ یاد رکھئے کہ حضرت سیِّدُنا **عبد اللّٰہ** بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ رسالت، محبوب رب العزت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: آنکھیں بھی بدکاری کرتی ہیں۔ (مسند احمد، ٢/٨٤، حدیث:٣٩١٢) اور حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی روایت میں ہے کہ آنکھوں کی بدکاری دیکھنا ہے۔(ابوداود، کتاب النکاح، باب فی مایؤمر بہ من غض البصر، ٢/٣٥٨، حدیث:٢١٥٣)

حُجَّۃُ الْاِسْلَام حضرت سیِّدُنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی فرماتے ہیں: جو آدمی اپنی آنکھوں کو بند کرنے پر قادر نہیں ہوتا وہ اپنی شرمگاہ کی بھی حفاظت نہیں کرسکتا۔ (احیاء علوم الدین، کتاب کسر الشھوتین، ٣\١٢٥)

آقا کی حیا سے جھکی رہتی تھیں نگاہیں
آنکھوں پہ مِرے بھائی لگا قفلِ مدینہ

آنکھوں میں آگ

حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الوَالِی تحریر فرماتے ہیں: جو

کوئی اپنی آنکھوں کو نظر حرام سے پُر کرے گا قیامت کے روز اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا۔ (مکاشفۃ القلوب، الباب الاول فی بیان الخوف، ص۱۰)

آگ کی سَلائی

حضرت سیِّدُنا علامہ ابن جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ عورت کے مَحاسن (یعنی خوبیوں) کو دیکھنا ابلیس کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے۔ جس نے نامحرم سے اپنی آنکھ کی حِفاظت نہ کی بروزِ قیامت اُس کی آنکھ میں آگ کی سَلائی پھیری جائے گی۔ (بَحرُ الدُّموع، الفصل السابع والعشرون، ص۱۷۱)

آہ! ہمارے نازُک جِسموں میں کہاں جہنّم کے عذاب کی تاب ہے! ہمیں چیونٹی کاٹ لے تو تڑپ اٹھتے ہیں! آنکھ میں مَعْمُولی سا کنکر چلا جائے تو بے قرار ہو جاتے ہیں۔ ذرا سوچئے تو سہی۔۔۔! اگر بد نِگاہی کے سبَب آنکھوں میں جہنّم کی آگ کی سَلائی پھیر دی گئی تو ہمارا کیا بنے گا؟ آیئے ابھی وقت ہے، یہ سانس چل رہی ہے، توبہ کا در کھلا ہے، اُس کریم و رحیم رب کی رحمت بڑی وسیع ہے توبہ کر کے مَغْفِرَت کی بھیک مانگ لیجئے۔

کر لے توبہ رب کی رحمت ہے بڑی
قَبْر میں ورنہ سزا ہوگی کڑی

بدنِگاہی کی سزا

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک شخص نورِ مجسّم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی خدمت میں حاضر ہوا اس کے چہرے سے خون بہہ رہا تھا، دکھی دلوں کے چین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے اس سے استفسار فرمایا: تجھے کیا ہوا؟ اس نے عرض کی: میرے پاس سے ایک عورت گزری، میں اس کی طرف دیکھنے لگا، میری نگاہیں مسلسل اس کا پیچھا کر رہی تھیں کہ اچانک میرے سامنے ایک دیوار آگئی جس نے مجھے زخمی کر دیا اور میرا یہ حال کر دیا جسے آپ مُلاحظہ فرما رہے ہیں۔ تو سرورِ دو عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اُسے دنیا ہی میں اس کے گناہ کی سزا دے دیتا ہے۔ (المعجم الکبیر، ۱۱ /۲۴۸، حدیث: ۱۱۸۴۲)

بدکاری کی ابتدا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اگر آپ اس پُرفِتَن دور میں خود کو بُرائیوں سے بچانا چاہتے ہیں تو آنکھوں کی حِفاظَت بَہُت ضروری ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے منقول ہے کہ خود کو بدنِگاہی سے بچاؤ کیونکہ بدنِگاہی دل میں شہوت کا بیج بوتی ہے، پھر شہوت بدنِگاہی کرنے والے کو فتنہ میں مبتلا کر دیتی

ہے۔ (منہاج العابدین، تقویٰ الاعضاء الخمسۃ، الفصل الاول: العین، ص ۶۲)

حضرت سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے عرض کی گئی: بدکاری کی ابتدا کیا ہے؟ تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: دیکھنا اور خواہش کرنا۔

(لباب الاحیاء، باب فی کسر الشھوتین، ص ۲۰۹)

شکلوں کا بگڑنا

حضرت سیِّدُنا ابو اُمامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ شَفِیْعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ''تم ضرور اپنی نگاہیں نیچی رکھو گے اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو گے اور اپنے چہرے سیدھے رکھو گے یا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری شکلیں بگاڑ دے گا۔''

(المعجم الکبیر، ۸ /۲۰۸، حدیث: ۷۸۴۰)

آنکھوں کی حِفاظَت کرو

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ فرامین سے ہم پر یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی کہ بد نگاہی انسان کے بدکاری میں مُبتلا ہونے کا بہت بڑا ذَرِیعہ ہے لہٰذا آنکھوں کی حفاظت ہم پر لازم ہے، یہ آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ بہت بڑی نعمت ہیں جن سے ہم بہت سارے نیک کام کرسکتے ہیں لیکن اگر انہیں شریعت کی پابندیوں سے آزاد کر دیا جائے تو پھر یہ نامۂ اعمال کو سیاہ کر چھوڑتی

ہیں۔ اسی لئے قرآن وحدیث میں آنکھوں کی حفاظت کی بڑی تاکید فرمائی گئی ہے۔چنانچہ پارہ ۱۸، سورۂ نور کی آیت نمبر ۳۰ میں ارشاد ہوتا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ یَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَ یَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْؕ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْؕ اِنَّ اللّٰهَ خَبِیْرٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ(۳۰) (پ۱۸، النور: ۳۰)

ترجمۂ کنز الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں یہ ان کیلئے بہت ستھرا ہے بے شک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے۔

مُفَسِّرِ شَہِیر، حکیمُ الاُمَّت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جن چیزوں کا دیکھنا جائز نہیں انہیں نہ دیکھیں۔خیال رہے کہ اَمْرَد لڑکے کو شہوت سے دیکھنا حَرام ہے اسی طرح اجنبیہ کا بدن دیکھنا حرام۔البتہ طبیب (Physician) مرض کی جگہ کو اور جس عورت سے نِکاح کرنا ہو اسے چُھپ کر دیکھنا جائز ہے۔ نیچی نِگاہ رکھنا، اسبابِ زنا (یعنی بدکاری کے اسباب) سے بچنا، تہمت کے مَقام سے بھاگنا بہت بہتر ہے۔

(تفسیر نور العرفان مع کنز الایمان، پ۱۸، النور، تحت الآیۃ ۳۰)

دیکھنے و دِکھانے والا دونوں ملعون

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بد نگاہی کیسے کیسے فتنوں کا سبب بن سکتی ہے

یہ تو آپ نے جان لیا، آیئے! اب یہ بھی جانتے ہیں کہ بد نِگاہی کی وَجہ سے نہ صِرف دیکھنے والا سزاوار ہے بلکہ جو اس بد نِگاہی کا سَبَب بنا ہے وہ بھی مُجرِم ہے۔ چُنَانچِہ حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ خبر پہنچی ہے کہ سرورِ دو عالم صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عِبرت نِشان ہے: دیکھنے والے پر اور اُس پر جس کی طرف نظر کی گئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔ (شعب الایمان، باب الحیاء، فصل فی الحمام، ۶/ ۱۶۲، حدیث: ۷۷۸۸) یعنی دیکھنے والا جب بلا عذر قصداً دیکھے اور دوسرا اپنے آپ کو بلا عذر قصداً دکھائے تو دونوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت۔

اچانک نظر کا حکم

پیارے اسلامی بھائیو! اگر آپ نے بلا عذر اور بغیر ارادے کے کسی بے پردہ عورت پر نظر پڑ جانے کی صورت میں فوراً اپنی آنکھوں کو جھکا لیا تو کسی فتنے کا شکار ہونے سے محفوظ رہیں گے اور اس کی کئی روایات میں فضیلت بھی آئی ہے اور اچانک پڑ جانے والی نظر کا حکم بھی یہی ہے کہ فوراً پھیر لی جائے۔ چنانچہ،

حضرت سیِّدُنا جریر بن عبد اللہ رضی اللّٰہ تعالیٰ عنہ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں نے سرورِ دو جہاں صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا۔ تو آپ صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حکم دیا کہ اپنی نگاہ پھیر لو۔ (مسلم، کتاب الآداب، باب نظر الفجاءۃ، ص۱۱۹۰، حدیث: ۲۱۵۹) اور ایک روایت میں حضور صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے امیر المومنین حضرت سیِّدُنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْھَہٗ

اَلْکَرِیْم سے ارشاد فرمایا: ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو (یعنی اگر اچانک بلاقصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹالے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری نظر جائز نہیں۔ (مسند احمد، حدیث بریدۃ الاسلمی، ۹/ ۱۸، حدیث: ۲۳۰۵۲)

اچانک پڑ جانے والی نظر پھیر لینے کی فضیلت

حضرت سیِّدُنا ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسولِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی بار (بلاقصد) نظر کرے پھر اپنی آنکھ نیچی کرلے، اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ایسی عبادت کی توفیق عطا فرمائے گا جس کی وہ لذت بھی محسوس کرے گا۔ (مسند احمد، ۸/ ۲۹۹، حدیث: ۲۲۳۴۱)

دیگر اعضاء کی بدکاری

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدکاری صرف شرمگاہ اور آنکھوں سے ہی نہیں بلکہ ہاتھ، پاؤں اور کان وغیرہ جسم کے دوسرے اعضاء سے بھی ہوتی ہے۔ چنانچہ حضرت سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ شہنشاہِ خوش خصال، دافعِ رنج و مَلال، صاحبِ جُودو نوال صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”ہاتھ بدکاری کرتے ہیں اور ان کی بدکاری (حرام کو) پکڑنا ہے، پاؤں بدکاری کرتے ہیں اور ان کی بدکاری (حرام کی طرف) چلنا ہے اور منہ

بھی بدکاری کرتا ہے اور اس کی بدکاری بوسہ دینا ہے۔"

(ابوداود، کتاب النکاح، باب فی مایؤمر بہ من غض البصر، ۲/۳۵۹، حدیث:۲۱۵۳)

اعضاء کی بدکار کے خلاف گواہی

پیارے اسلامی بھائیو! جس نے کسی اَجنبیہ عورت سے مُصَافَحہ کیا تو وہ بروزِ قِیامَت اس حال میں آئے گا کہ اس کا ہاتھ آگ کی زنجیر سے گردن کے ساتھ بندھا ہو گا اور اگر اُس مرد نے اَجنبیہ سے بدکاری کی ہو گی تو اس کی ران **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرے گی: میں نے فلاں مہینے میں فلاں جگہ پر فلاں کے ساتھ ایسا ایسا (یعنی زنا) کیا تھا۔ اس وقت اس کے چہرے کا گوشت جھڑ جائے گا تو اس کا چہرہ بغیر گوشت کے ہڈی کا رہ جائے گا، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس گوشت سے فرمائے گا: میرے حکم سے پہلی حالت پر لوٹ آ۔ تو وہ گوشت دوبارہ اس کے چہرے پر جم جائے گا اور زانی کا چہرہ تارکول (ڈامر)[2] سے بھی زیادہ سیاہ ہو جائے گا، زانی جرأت کرتے ہوئے کہے گا: یارب عَزَّوَجَلَّ! مَیں نے تو کبھی گناہ نہیں کیا۔ **اللہ** تبارک وتعالٰی زبان کو حکم دے گا: گونگی ہو جا۔ پس وہ گونگی ہو جائے گی تو اس وقت اس کے دیگر اعضائے بدن بولنا شروع کر دیں گے۔ ہاتھ کہے گا: الٰہی! میں نے حَرام کو

مدینہ

❷ ایک سیاہ سیال اور لیس دار مادہ جو لکڑی اور پتھر کے کوئلے جیسی چیزوں سے نکالا جاتا ہے اور گُھن اور زنگ سے بچاؤ کے لیے لکڑی اور لوہے پر لگایا جاتا ہے اور سڑکوں کی تعمیر میں سڑکوں پر بچھایا جاتا ہے اور چھتوں پر بھی ڈالا جاتا ہے تاکہ چھت پانی سے محفوظ ہو جائے۔

چھوا تھا۔ آنکھ کہے گی: میں نے حَرام کی طرف دیکھا تھا۔ پاؤں کہیں گے: ہم حَرام کی طرف چلے تھے ۔ شرمگاہ کہے گی: میں نے حَرام فعل کیا تھا۔ مُحافِظ فِرِشتہ کہے گا: میں نے سنا تھا۔ دوسرا فرشتہ کہے گا: میں نے لکھا تھا اور زمین کہے گی: میں نے دیکھا تھا۔ تو اللہ تبارک وتعالیٰ فرمائے گا: مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! مجھے تیری حرام کاری کا عِلْم تھا، اس کے باوجود میں نے تیری پردہ پوشی فرمائی۔ اے میرے فِرِشْتو! اس کو پکڑ کر میرے عذاب میں ڈال دو اور اسے میری ناراضی کا مَزہ چکھاؤ، جس نے بے حَیائی کی اس پر میرا غضب انتہائی سخت ہو گا۔

(قرۃ العیون، الباب الثالث فی عقوبۃ الزنا، ص٣٨٩)

احادیثِ مبارکہ میں بدکاری کی مَذَمَّت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدکاری کا گناہ ہماری دنیا وآخرت برباد کردینے والا ہے، آیئے! اس سلسلے میں احادیثِ مبارکہ میں بیان کردہ چند وعیدیں پڑھیئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے:

دو سانپ نوچ نوچ کر کھائیں گے

حضرتِ سیِّدُنا مَسْروق عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القُدُّوس سے مروی ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ارشاد فرمایا: جو شخص چوری یا شراب خوری یا بدکاری یا ان میں سے کسی بھی گناہ میں مُبتَلا ہو کر مرتا ہے اُس پر دو سانپ مقرّر کر دیئے جاتے

ہیں جو اس کا گوشت نوچ نوچ کر کھاتے رہتے ہیں۔ (شرح الصُّدور، ص ١٧٢)

زانیوں کے لئے آگ کے تابوت

منقول ہے کہ جہنّم میں آگ کے تابوت میں کچھ لوگ قید ہوں گے کہ جب وہ راحت مانگیں گے تو انکے لئے تابوت کھول دیئے جائیں گے اور جب انکے شعلے جہنمیوں تک پہنچیں گے تو وہ بیک زبان فریاد کرتے ہوئے کہیں گے: **یا اللہ!** ان تابوت والوں پر لعنت فرما۔ یہ وہ لوگ ہیں جو عورتوں کی شرمگاہوں پر حَرام طریقے سے قبضہ کرتے تھے۔ (بحر الدموع، الفصل السابع والعشرون، ص ١٦٧)

جنّت میں داخلے سے مَحْروم

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبہ المدینہ کی مطبوعہ ٣٠٠ صفحات پر مشتمل کتاب آنسوؤں کا دریا کے صفحہ ٢٢٩ پر منقول ہے: **اللہ** کے محبوب، دانائے غیوب، منزّہٌ عنِ العُیُوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جب جنت کو پیدا فرمایا تو اس سے فرمایا: ''کلام کر۔'' تو وہ بولی: ''جو مجھ میں داخل ہو گا وہ سعادت مند ہے۔'' تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! تجھ میں آٹھ قسم کے لوگ داخل نہ ہوں گے: ﴿١﴾ شراب کا عادی ﴿٢﴾ بدکاری پر اصرار کرنے والا ﴿٣﴾ چُغل خَور ﴿٤﴾ دَیُّوث ﴿٥﴾

(ظالِم) سپاہی ﴿٦﴾ ہیجڑا (عورتوں سے مُشابَہَت اِختیار کرنے والا) ﴿٧﴾ رِشْتے داری توڑنے والا اور ﴿٨﴾ وہ شخص جو خدا کی قسم کھا کر کہتا ہے کہ فُلاں کام ضرور کروں گا پھر وہ کام نہیں کرتا۔'' (آنسوؤں کا دریا، ص٢٢٩)

عادی سے مراد

اس روایت کو نقل کرنے کے بعد حضرتِ علامہ ابن جوزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بدکاری پر اِصْرار کرنے والے سے مراد ہمیشہ بدکاری کرتے رہنے والا نہیں، اسی طرح شراب کے عادی سے مراد یہ نہیں جو ہمیشہ شراب پیتا رہے بلکہ مراد یہ ہے کہ جب اسے شراب میسر ہو تو وہ پی لے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف کی وجہ سے شراب پینے سے باز نہ آئے، اسی طرح جب اسے زِنا (بدکاری) کا مَوقع ملے تو اس سے توبہ نہ کرے اور نہ ہی اپنے نفس کو اس بری خواہش کی تکمیل سے روکے۔ بے شک ایسے لوگوں کا ٹھکانا جہنّم ہی ہے۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ٢٣٠)

بدکاری کی ابتدا و انتہا اور انجام

حضرتِ سیِّدُنا لقمان حکیم عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیم نے اپنے بیٹے سے ارشاد فرمایا: بیٹا! بدکاری سے بچ کر رہنا کیونکہ اس کی ابتدا خوف اور انتہا ندامت ہے اور اس کا انجام جَہَنَّم کی وادی آثام ہے۔ (آنسوؤں کا دریا، ص ٢٣٠)

شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ

رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: ''جب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہوگا تو شرک کے بعد اس کا کوئی گناہ بدکاری سے بڑھ کر نہ ہوگا اور قِیامت کے دن بدکاری کرنے والے کی شرمگاہ سے ایسی پیپ نکلے گی کہ اگر اس کا ایک قطرہ سطحِ زمین پر ڈال دیا جائے تو اسکی بو کی وجہ سے ساری دنیا والوں کا جینا دُوبھر ہو جائے۔''

(آنسوؤں کا دریا، ص۲۲۷ ملخصًا)

آگ کی قمیصیں

منقول ہے کہ بدکاری کرنے والے قِیامت کے دِن اس حال میں آئیں گے کہ ان کے چہرے سے آگ کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے۔ (الجامع الصغیر، ص۱۲۳، حدیث:۲۰۰۵) وہ اپنی بدبودار شرمگاہوں کی وجہ سے مخلوق میں پہچانے جائیں گے، ان کی شرم گاہیں بدبودار ہوں گی، ان کو منہ کے بل جہنم کی طرف گھسیٹا جائے گا، جب وہ جہنم میں داخل ہوں گے تو حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام ان کو آگ کی ایسی قمیص پہنائیں گے کہ اگر اس کو اونچے اور مضبوط پہاڑ کی چوٹی پر لمحہ بھر کے لئے رکھ دیا جائے تو وہ جَل کر راکھ ہو جائے پھر حضرت مالک عَلَیْہِ السَّلَام

فرمائیں گے: اے عذاب کے فرشتو! ان زانیوں کی آنکھوں کو آگ کی سلائیوں سے داغ دو جس طرح کہ یہ حرام دیکھتے تھے، ان کے ہاتھوں کو آگ کی زنجیروں سے جکڑ دو جس طرح کہ یہ حرام کی طرف ہاتھ بڑھاتے تھے، ان کے پاؤں کو آگ کی بیڑیوں سے باندھ دو جس طرح کہ یہ حرام کی طرف چلتے تھے۔ فرشتے کہیں گے: ہاں! ہاں! ضرور تو وہ ان کے ہاتھوں اور پاؤں کو زنجیروں میں جکڑ دیں گے اور ان کی آنکھیں آگ کی سَلائیوں سے داغ دیں گے تو وہ چیخ و پکار کرتے ہوئے فریاد کریں گے: اے عذاب کے فِرشتو! ہم پر رحم کرو، ایک لمحہ کے لئے تو ہم سے عذاب کم کر دو۔ فرشتے کہیں گے: ہم تم پر کیسے رحم کریں جبکہ رب العالمین قہار و جبار عَزَّوَجَلَّ تم پر غضب فرماتا ہے۔

(قرۃ العیون، الباب الثالث فی عقوبۃ الزنا، ص۳۸۸)

بھڑکتے تنُّور کا عذاب

تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نَبوت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: میں نے آج رات دو شخص دیکھے، وہ میرے پاس آئے اور مجھے ایک مقدس سر زمین کی طرف لے گئے۔ اس کے بعد (راوی نے) طویل حدیثِ پاک ذکر کی یہاں تک کہ سرکارِ عالی وقار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: پھر ہم تنور کی مثل ایک سوراخ کے پاس پہنچے جس کا اوپر والا حصہ تنگ اور نیچے والا

کشادہ تھا، اس کے نیچے آگ جل رہی تھی، جب آگ کے شعلے بلند ہوتے تو اس میں موجود لوگ بھی اوپر آجاتے یہاں تک کہ وہ نکلنے کے قریب پہنچ جاتے اور جب آگ بجھ جاتی تو وہ اسی میں واپس لوٹ جاتے اور اس میں برہنہ مرد اور عورتیں تھیں۔ (بخاری، کتاب الجنائز، ۱/ ۴۶۷، حدیث:۱۳۸۶) اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: پھر ہم تنور کی مثل ایک چیز کے پاس پہنچے۔ راوی کہتے ہیں میرا گمان ہے کہ آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرمارہے تھے: اس میں سے چیخ و پکار کی آوازیں آرہی تھی۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا: ہم نے اس میں جھانکا تو اس میں ننگے مرد اور عورتوں کو پایا جبکہ ان کے نیچے سے ایک شعلہ ان کی طرف آتا اور جب ان تک پہنچتا تو وہ چیخنے لگتے۔ اس حدیثِ پاک کے آخر میں ہے: "ننگے مرد اور عورتیں جو کہ تنور کی مثل سوراخ میں تھے وہ سب زانی مرد اور زانی عورتیں تھیں۔" (بخاری، کتاب التعبیر، باب تعبیر الرؤیا بعد صلاۃ الصبح، ۴/ ۴۲۵، حدیث:۷۰۴۷)

وَادِیٔ جُبُّ الْحُزن کی مخلوق

دو عالَم کے مالِک و مختار باذنِ پروردگار، مکّی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جہنّم میں ایک وادی کا نام جُبُّ الحزن (یعنی غم کا

کنواں) ہے، اس میں سانپ اور بچھو ہیں، ان میں سے ہر بچھو خچر جتنا بڑا ہے، اس کے 70 ڈنک ہیں، ہر ڈنک میں زہر کی مَشک ہے، جب وہ بدکاری کرنے والے کو ڈنک مار کر اپنا زہر اس کے جسم میں انڈیلے گا تو وہ 1000 سال تک اس کے درد کی شدّت محسوس کرتا رہے گا، پھر اس کا گوشت جھڑ جائے گا اور اس کی شرم گاہ سے پیپ اور کَچ لَہُو (یعنی خون ملی پیپ) بہنے لگے گی۔

(کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ العاشرۃ: الزنی...الخ، ص۵۹)

بدکاری کے چھ نقصانات

حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لَوْلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا ارشادِ پاک ہے: "اے لوگو! بدکاری سے بچتے رہو بیشک اس کے چھ نقصان ہیں: تین نقصان دنیا میں ہیں اور تین آخرت میں۔ دنیا کے نقصان یہ ہیں: (۱) بدکاری، بدکاری کرنے والے کے چہرے کی خوبصورتی خَتْم کر دیتی ہے (۲) اسے محتاج و فقیر بنا دیتی ہے اور (۳) اس کی عمر گھٹا دیتی ہے۔ آخرت کے نقصانات یہ ہیں: (۱) بدکاری، **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی (۲) کڑے و بُرے حساب اور (۴) جہنّم میں مدّتوں رہنے کا سبب ہے۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

لَبِئْسَ مَا قَدَّمَتْ لَهُمْ اَنْفُسُهُمْ ترجمۂ کنز الایمان: کیا ہی بُری چیز اپنے

اَنْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَ فِي الْعَذَابِ هُمْ خٰلِدُوْنَ ﴿٨٠﴾ لئے خود آگے بھیجی یہ کہ اللہ کا ان پر غضب ہوا اور وہ عذاب میں ہمیشہ رہیں گے۔ (پ٦، المائدۃ: ٨٠)

(شعب الایمان، باب فی تحریم الفروج، ۴/ ۳۷۹، حدیث: ۵۴۷۵)

دنیا میں نزولِ عذاب کے اسباب

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے بدکاری کی تباہ کاریاں ملاحظہ کیں کہ اس کے سبب بندہ دنیا میں ذلیل و رسوا اور آخرت میں بھی ذلیل و خوار اور دردناک عذابِ الٰہی کا حقدار ہوتا ہے۔ اس "فعل بد" کے مُرتکِب کے بارے میں احادیث مبارکہ ہمارے سامنے ہیں، کیا ہم اب بھی نہ مانیں گے، خود کو اس گناہ کی طرف لے جانے والے اسباب سے نہیں بچائیں گے۔

یاد رکھئے! اس گناہ سے اُخروی زندگی برباد ہونے کے ساتھ ساتھ دُنیاوی زندگی بھی تباہ ہوسکتی ہے۔ چنانچہ دنیا میں بدکاری کی وجہ سے عذاب نازل ہونے کے متعلق عبرت کی نِگاہ سے درج ذیل فرامینِ مصطفٰے پڑھئے:

⟸ میری امّت اس وقت تک بھلائی پر رہے گی جب تک ان میں بدکاری عام نہ ہوگی اور جب ان میں بدکاری عام ہو جائے گی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں عذاب

میں مبتلا فرما دے گا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ۲/ ۱۷۲)

⟸ میری امّت اس وقت تک اپنے مُعاملے کو مَضبوطی سے پکڑے ہوئے اور بھلائی پر رہے گی جب تک ان میں حَرام کی اولاد عام نہ ہو گی۔ (مسند ابی یعلی، ۶/ ۱۴۸، حدیث:۷۰۵۵)

⟸ جب بدکاری عام ہو جائے گی تو تنگ دستی اور غربت بھی عام ہو جائے گی۔

(شعب الایمان للبیہقی، باب فی طاعۃ اُولی الاَمر، فصل فی فضل الامام العادل، ۶/ ۱۶، حدیث:۷۳۶۹)

⟸ کسی قوم میں بدکاری اور سود ظاہر نہیں ہوا مگر یہ کہ ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب نازل ہو گیا۔ (مسند ابی یعلی، ۴/ ۳۱۴، حدیث:۴۹۶۰)

کثرتِ اموات

پیارے آقا مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ”وَلَا فَشَا الزِّنَا فِي قَوْمٍ قَطُّ اِلَّا كَثُرَ فِيْهِمُ الْمَوْتُ“یعنی جس قوم میں بدکاری عام ہو جاتی ہے وہاں اموات کی کثرت ہو جاتی ہے۔

(الموطا للامام مالک، کتاب الجہاد، باب ماجاء فی الغلول، ۲/ ۱۹، حدیث ۱۰۲۰)

بربادی ہی بربادی

بدکاری میں بربادی ہی بربادی ہے۔ بدکار مردوں اور عورتوں کی معاشرے

میں کوئی عزت نہیں ہوتی۔ بلکہ ابتدائے اسلام میں تو مومنین پر بدکار عورتوں سے نکاح کرنا ہی حرام تھا۔ چنانچہ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

اَلزَّانِیْ لَا یَنْكِحُ اِلَّا زَانِیَةً اَوْ مُشْرِكَةً٘ وَّ الزَّانِیَةُ لَا یَنْكِحُهَاۤ اِلَّا زَانٍ اَوْ مُشْرِكٌۚ وَ حُرِّمَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ ۝۳

ترجمۂ کنز الایمان: بدکار مَرد نِکاح نہ کرے مگر بدکار عورت یا شِرک والی سے اور بدکار عورت سے نِکاح نہ کرے مگر بدکار مرد یا مُشْرِک اور یہ کام ایمان والوں پر حرام ہے۔ (پ۱۸، النور: ۳)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مومنین پر بدکار عورتوں سے نکاح کی حرمت کا حکم اگرچہ ابتدائے اسلام میں تھا مگر کوئی بھی سلیم الفطرت مرد بدکار عورت کو اپنے نکاح میں لینے کیلئے تیار نہیں ہوتا اور نہ ہی کوئی شخص کسی بدکار مرد سے اپنی بہن یا بیٹی کا نکاح کرنے پر تیار ہوتا ہے۔

دورِ جدید میں بدکاری کی آفت

دورِ جدید میں گناہوں کی نحوست کی وجہ سے جہاں دوسری بے شمار بیماریاں مختلف شکلوں میں موجود ہیں وہیں بدکاری کے سبب انسان ایک خطرناک بیماری کا شکار ہوتا جا رہا ہے کہ ڈاکٹروں کی عقلیں دنگ ہیں، جی ہاں ڈاکٹرز کے مطابق

"ایڈز" جیسی خطرناک بیماری اسی بدکاری کاشاخسانہ ہے۔

ایڈز کیا ہے؟

ایچ آئی وی (HIV) ایک ایسے وائرس کا نام ہے جو بہت ہی چھوٹا ہوتا ہے یہ انسانی جسم کو آماجگاہ (ٹھکانا) بنا کر اسے متاثر کرنا شروع کر دیتا ہے۔ ایچ آئی وی کے سَبَب لاحق ہونے والی بیماری ایڈز کہلاتی ہے۔ یہ بیماری جسم کو اس قدر کمزور کر دیتی ہے کہ وہ مزید بیماریوں کا مقابلہ کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔ ایڈز ایسا مرض ہے جو بذاتِ خود انسان کو نہیں مارتا بلکہ اس کے دفاعی نظام کو ناکارہ بنا کر اسے اس حد تک کمزور کر دیتا ہے کہ بہت سی بیماریاں اس پر حملہ آور ہو کر اسے موت کے منہ میں دھکیل دیتی ہیں۔

ایڈز پھیلنے کے ذرائع

ایڈز کے پھیلاؤ کا سب سے بڑا سَبَب ناجائز جنسی تعلقات ہیں جو کہ عموماً ہم جنس پرستی سے مُتَعَلِّق ہوتے ہیں۔ ایک رپورٹ کے مطابق عالمی سطح پر ایڈز کا شکار ہر سات بالغ خواتین میں صرف دو جسم فروشی میں ملوث ہوتی ہیں جبکہ پانچ گھریلو خواتین ہوتی ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بیرونِ ملک رہنے والے یا اکثر غیر

ملکی دوروں پر رہنے والے افراد اپنی بے راہ روی کے سبب یہ مرض بطورِ تحفہ واپسی میں ساتھ لاتے ہیں اور اپنی بیویوں میں منتقل کر دیتے ہیں۔ ماہرین کے مطابق ایڈز کے پھیلاؤ کا سبب جنسی بے راہ روی ہے۔ دستیاب حقائق کے مطابق ایڈز کے پھیلاؤ میں 70 فیصد سبب ''جسمانی تعلقات'' بنتے ہیں جبکہ آلودہ خون اور آلودہ آلات (جیسے سرنج، نشتر، زنبور وغیرہ) اس حوالے سے کمتر شرح رکھتے ہیں۔ اگر حقیقت پسندانہ تجزیہ کیا جائے تو جنسی آزادی نہ رکھنے والے یا محدود رکھنے والے معاشروں میں یہ مرض اتنی تیزی سے نہیں بڑھ رہا۔ ایک بین الاقوامی جائزے کے مطابق پندرہ فیصد مرد اور تین فیصد خواتین، ازدواجی تعلقات سے قطع نظر جنسی تعلقات کا تجربہ کر چکے ہیں اور ان میں سے چودہ فیصد کے جنسی ساتھی ایک سے زیادہ رہے۔

یہ مرض پھیلنے کا ایک بڑا ذریعہ ایڈز زدہ مریض کے خُون کی صحت مند فرد میں منتقلی ہے یعنی اگر ایڈز سے آلودہ خون کسی صحت مند فرد کو لگا دیا جائے تو وہ بھی اس کی زد میں آ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ آلودہ سوئی یا سرنج کا استعمال ایڈز پھیلنے کا دوسرا بڑا ذریعہ ہے، یہ صورت تیسری دُنیا کے ممالک میں بہت عام ہے اور ایڈز سے متاثرہ ماں سے ہونے والے بچے کو بھی یہ مرض لگ سکتا ہے۔

ایڈز کی تباہیاں

ایک رپورٹ کے مطابق دنیا میں 1981 میں پہلا ایچ آئی وی ایڈز کیس تشخیص ہونے کے بعد تادمِ تحریر ڈھائی کروڑ سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ دنیا میں ایچ آئی وی وائرس میں مبتلا افراد کی تعداد 3 کروڑ 30 لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے جبکہ سالانہ لاکھوں افراد اس کا شکار ہو رہے ہیں۔ یو این ایڈز کی رپورٹ "ایڈز آؤٹ لک 2009" کے مطابق 2007 کے دوران عالمی سطح پر 15 سے 49 سال کے 27 لاکھ افراد ایچ آئی وی وائرس میں مبتلا اور 20 لاکھ ایڈز سے ہلاک ہوئے۔ دنیا میں روزانہ 7400 افراد ایچ آئی وی وائرس کا شکار ہو رہے ہیں۔ ان میں 15 سال سے کم عمر ایک ہزار بچے بھی شامل ہیں۔ ان میں سے 90 فیصد بچے پیدائشی طور پر ماں کے پیٹ سے یہ وائرس لے کر دنیا میں آتے ہیں۔ وائرس کا شکار ہونے والے 45 فیصد افراد کی عمر 15 سے 24 سال کے درمیان ہے۔ عالمی سطح پر ایچ آئی وی وائرس میں مبتلا بچوں کی تعداد 20 لاکھ ہے۔

گندگی سے چھٹکارا گندگی کے ذریعے

ایک رپورٹ کے مطابق براعظم افریقہ کے ایک ملک کے ایک سینئر حکومتی رکن نے ملک میں بدکاری کے سبب ایڈز کی بڑھتی ہوئی بیماری سے بچانے

کیلئے یہ تجویز پیش کی ہے کہ عورتیں مردوں سے بچنے کیلئے خود کو گندہ رکھیں اور غسل نہ کریں تاکہ ان کے جسموں سے بدبو آئے اور مرد ان کے قریب نہ آسکیں، اس کے علاوہ عورتوں سے کہا گیا ہے کہ وہ اپنے بالوں کو بھی منڈوا دیں تاکہ وہ مردوں جیسی لگیں اور جنسی کشش نظر نہ آئے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ایڈز کی تباہی وبربادی سے آگاہ ہونے کے باوجود ترقی یافتہ ممالک اس کی روک تھام سے قاصر ہیں اور بسا اوقات ان کی جانب سے مذکورہ مُضحکہ خیز تجویز کی طرح کئی تجاویز پیش ہوتی ہی رہتی ہیں کیونکہ وہ گندگی کے ڈھیر پر بیٹھ کر اس سے آلودہ نہ ہونے کے راستے تو تلاش کرتے ہیں مگر اس گندگی کے ڈھیر کو ختم کرنے پر کوئی توجہ نہیں دیتے۔ اگر وہ اس گندگی سے نَجات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو انہیں پاکی وطہارت کا درس دینے والے دین یعنی اسلام کی تعلیمات پر عمل کرنا ہوگا۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ جسمانی طہارت کے ساتھ ساتھ انہیں باطنی پاکیزگی بھی حاصل ہوگی۔

ایڈز عذابِ الٰہی ہے

پیارے اسلامی بھائیو! بدکاری دنیا وآخرت کی بربادی کا سبب ہے، لہٰذا فلاح وکامیابی اسی میں ہے کہ خود کو اس برائی سے بچا کر پرہیزگاری کی

زندگی بسر کی جائے۔ بدکاری کے نتیجے میں پیدا ہونے والی مہلک بیماری ایڈز کا یہ ایک مختصر سا خاکہ پیش کیا گیا ہے۔ بس یہ بات ہمیشہ یاد رکھئے کہ جب بدکار مردوں اور عورتوں نے اپنے کالے کرتوتوں کی بنا پر قہرِ خداوندی کو دعوت دی تو دنیا میں ایڈز کی شکل میں عذابِ خداوندی ان پر نازل ہوا۔

انسان برتر یا بدتر

یہ دنیا ایک امتحان گاہ ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انسان کو شہوت اور عقل دے کر آزمایا ہے۔ جیسا کہ تفسیرِ رُوح البیان میں ہے کہ فِرشتوں کے پاس صرف عقل ہے شہوت نہیں اور جانوروں کے پاس صرف شہوت ہے عقل نہیں اور انسان میں عقل و شہوت دونوں ہیں۔ پس اگر انسان کی عقل شہوت پر غالب آگئی تو وہ فرشتوں کی طرح یا ان سے بھی افضل ہو جائے گا اور اگر عقل پر شہوت غالب آگئی تو وہ جانوروں کی طرح یا ان سے بھی بدتر ہو جائے گا۔

(روح البیان، پ۹، الاعراف، ۳/۲۸۱)

سورۃُ الاعراف کی آیت نمبر ۱۷۹ میں ہے:

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْغٰفِلُوْنَ ﴿۱۷۹﴾

ترجمۂ کنز الایمان: وہ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بڑھ کر گمراہ، وہی غفلت میں پڑے ہیں۔

(پ۹، الاعراف: ۱۷۹)

صدر الافاضل حضرتِ علامہ مولانا سید محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں: آدمی روحانی، شہوانی، سماوی، ارضی ہے، جب اس کی روح شہوات پر غالب ہو جاتی ہے تو ملائکہ سے فائق (بلند) ہو جاتا ہے اور جب شہوات روح پر غلبہ پا جاتی ہیں تو زمین کے جانوروں سے بدتر ہو جاتا ہے۔ (خزائن العرفان، پ۹، الاعراف، تحت الآیۃ ۱۷۹، حاشیہ نمبر ۳۵۲)

بدکاری کے نتائج

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بدکاری کے نتائج انتہائی بُرے ہیں۔ چنانچہ شیخ الاسلام شہاب الدین امام احمد بن حجر المکی ہیتمی شافعی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۹۷۴ھ) فرماتے ہیں: (۱) بدکاری جہنّم اور شدید عذاب میں مبتلا کر دیتی ہے (۲) فقر و تنگدستی کا باعث بنتی ہے اور (۳) بدکاری کرنے والے کی اولاد سے بھی ایسا ہی سلوک کیا جاتا ہے۔ چنانچہ،

جیسی کرنی ویسی بھرنی

ایک بادشاہ کے مُتعلّق منقول ہے کہ اس نے اپنی انتہائی حسین و جمیل بیٹی کو ایک عورت کے ساتھ یہ حکم دے کر باہر بھیجا کہ وہ اس کی بیٹی کے چہرے سے حِجاب ہٹا کر اسے لے کر بازاروں میں گھومے پھرے اور اس کے ساتھ کوئی بھی جو

چاہے سلوک کرے وہ کسی کو نہ روکے گی۔ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا لیکن وہ جس شخص کے پاس سے بھی گزرتی وہ شرم وحَیا سے اپنا سر جھکا لیتا، جب اس نے تمام شہر گھوم لیا اور کسی نے اس کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہ دیکھا تو وہ شہزادی کو لے کر واپس چل دی مگر جونہی گھر میں داخل ہونے لگی تو اچانک ایک شخص نے شہزادی کو روک کر بوسہ دیا اور بھاگ کھڑا ہوا۔ عورت شہزادی کو بادشاہ کے پاس لے کر حاضر ہوئی تو بادشاہ نے سارا ماجرا دریافت کیا، اس نے سب کچھ بتا دیا، پس بادشاہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدۂ شکر ادا کیا اور یوں عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ میں نے اپنی ساری زندگی میں صرف ایک عورت کو بوسہ دیا اور مجھ سے دنیا ہی میں اس کا بدلہ لے لیا گیا۔ (الزواجر عن اقتراف الکبائر، ٢/ ٢٧٥)

تمہیں کیا چاہئے؟

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کی آزمائش کے لیے انہیں حلال و حرام کے دوراہے پر کھڑا فرما دیا ہے کہ چاہیں تو حلال کے راستے پر چلیں یا حرام کے۔ اس کے علاوہ ان پر یہ بھی خوب واضح فرما دیا ہے کہ اگر یہ حلال کے راستے پر چلے تو فرشتہ صفت یا اس سے بھی برتر مقام پر فائز ہوں گے ورنہ حرام کی راہ اپنانے کی صورت میں درندہ صفت یا اس سے بھی بدتر ہو جائیں

گے۔ اب یہ انسان پر ہے کہ وہ کون سی راہ اختیار کرتا ہے، حلال اپنا کر جنّت کا حقدار بنتا ہے یا حرام اپنانے کی صورت میں مستحقِ نار بنتا ہے۔ یقیناً عقلمند وہی ہے جو جنّت کی راہ اختیار کرے کہ ہم میں سے کوئی بھی جہنّم کا عذاب برداشت کرنے کی طاقت نہیں رکھتا۔

آیئے! جہنّم اور عذابِ جہنّم کی ایک جھلک دیکھئے اور خوفِ خدا سے لرزیئے!

حضرت سیِّدُنا انس رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ مالک کون و مکان، سرکارِ والا شان صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نِشان ہے: تمہاری یہ (دنیا کی) آگ جہنّم کی آگ کا 70واں حصہ ہے۔ اگر یہ پانی سے دو مرتبہ بجھائی نہ گئی ہوتی تو تم اس سے نفع نہ اٹھا سکتے تھے، اب یہ خود اللہ عَزَّوَجَلَّ سے التجا کرتی ہے کہ اسے واپس اس آگ میں نہ ڈالا جائے۔

(ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب صفۃ النار، ۴/ ۵۲۸، حدیث: ۴۳۱۸)

محبوبِ باری کی جہنّم کے خوف سے گریہ وزاری

حضرتِ سیِّدُنا امام حافظ ابوالقاسم سیلمان طبرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النّوْرَانِی نَقْل فرماتے ہیں: ایک بار سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے دَرْبارِ دُرَرْبار میں حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور عرض کی: یا

رسول **اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! اس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو نبیِّ بر حق بنا کر بھیجا ہے، اگر جہنّم کو سوئی کے ناکے کے برابر کھول دیا جائے تو تمام زمین والے اس کی گرمی سے ہلاک ہو جائیں، اگر اہلِ جہنم کا ایک کپڑا زمین و آسمان کے درمیان لٹکا دیا جائے تو تمام اہل زمین موت کے گھاٹ اتر جائیں۔ آقا! اس ذات کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا! اگر جہنم پر مقرر فرشتوں میں سے ایک فرشتہ دنیا والوں کے سامنے ظاہر ہو جائے تو اس کی ہیبت سے تمام اہل زمین مر جائیں۔ سرکار! اس ذاتِ والا کی قسم جس نے آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو رسولِ بر حق بنا کر بھیجا ہے! جہنم کی زنجیروں کا ایک حلقہ جس کا ذکر قرآنِ کریم میں فرمایا گیا ہے اگر اسے دنیا کے پہاڑوں پر رکھ دیا جائے تو وہ ریزہ ریزہ ہو جائیں اور تحت الثریٰ (یعنی ساتویں زمین کے نیچے) جا پہنچیں۔ سرکارِ دو عالم، نور مجسم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے جبرئیل! بس کرو! اتنا ہی تذکرہ کافی ہے، کہیں دل پھٹنے کے سبب میں وفات نہ پا جاؤں۔ پیارے آقا صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے سیِّدُنا جبرئیل امین (عَلَیْہِ السَّلَام) کو ملاحظہ فرمایا کہ رو رہے ہیں؟ فرمایا: اے جبرئیل! کیوں رو رہے ہو؟ بارگاہِ خداوندی میں تمہیں تو ایک خاص مقام حاصل ہے۔ عرض کی: یارسول **اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ! میں کیوں نہ روؤں، کہیں ایسا

نہ ہو کہ علمِ الٰہی میں موجودہ حال کے بجائے میرا کوئی اور حال ہو، کہیں ابلیس کی طرح مجھے بھی امتحان میں نہ ڈالدیا جائے۔ کہیں ہاروت وماروت کی طرح مجھے بھی آزمائش میں مبتلا نہ کر دیا جائے۔

راوی بتاتے ہیں: **رسول اللہ** صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم بھی رونے لگے، حضرت سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی رو رہے تھے، دونوں ہستیاں روتی رہیں، آخر کار آواز آئی: اے جبرئیل! اے محمد! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے آپ دونوں کو اپنی نافرمانی سے محفوظ کر لیا ہے۔ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام آسمانوں کی طرف پرواز کر گئے۔ مدینے کے تاجور، شاہِ بحر وبر صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم باہَر تشریف لائے۔ بعض انصار صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کے قریب سے گزرے جو ہنس رہے تھے تو ارشاد فرمایا: تم ہنس رہے ہو اور تمہارے پیچھے جہنم ہے، اگر تم وہ باتیں جانتے جو میں جانتا ہوں تو تم تھوڑا ہنستے اور زیادہ روتے اور تم کھانا پینا چھوڑ کر پہاڑوں کی طرف نکل جاتے اور خوب مشقتیں برداشت کر کے عبادتِ الٰہی بجالاتے۔

(المعجم الاوسط، ۲ / ۷۸، حدیث: ۲۵۸۳)

جنّت و جہنّم میں لے جانے والی چیزیں

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیٔ پاک،

صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنّت اور جہنّم کو تخلیق کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کو بلا کر جنّت کی طرف بھیجا اور ارشاد فرمایا کہ جنّت اور اہلِ جنّت کے لئے میری تیار کردہ نعمتیں دیکھ۔ جب حضرتِ جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے دیکھا تو واپس آکر عرض کی: مجھے تیری عزت و جلال کی قسم! جو کوئی اس کے مُتَعَلّق سنے گا ضرور اس میں داخِل ہونے کی کوشش کرے گا۔ پس اسے ڈھانپنے کا حکم فرمایا تو اسے نفس پر گراں گزرنے والی باتوں سے ڈھانپ دیا گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: دوبارہ جاؤ اور جنّت اور اہلِ جنّت کے لئے میری تیار کردہ نعمتیں دیکھو۔ تو حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے واپس آکر عرض کی: تیری عزت و جلال کی قسم! مجھے ڈر ہے کہ اب کوئی بھی اس میں داخِل نہ ہو سکے گا۔ پھر حضرتِ جبرائیل (عَلَیْہِ السَّلَام) کو جہنّم کی طرف بھیج کر ارشاد فرمایا: دوزخ اور اہلِ دوزخ کے لئے میرا تیار کردہ عذاب دیکھ۔ جب حضرتِ جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے پر چڑھا جاتا ہے تو عرض کی: مجھے تیری عزت و جلال کی قسم! کوئی شخص اس میں داخِل نہ ہو گا۔ پھر اس کے مُتَعَلّق حکم ہوا تو اُسے نفسانی خواہشات سے گھیر دیا گیا۔ پھر ارشاد فرمایا: دوبارہ جا کر دیکھ۔ وہ دوبارہ گئے اور لوٹ کر عرض کی: تیری عزت و جلال کی قسم! مجھے خوف ہے کہ سبھی اس

میں داخِل ہو جائیں گے۔

(ترمذی، ابواب صفۃ الجنۃ، باب ماجاء حفت الجنۃ بالمکارہ۔۔الخ، ۴ / ۲۵۲، حدیث: ۲۵۶۹)

آگ کا عذاب

دوزخیوں کو جہنّم کی آگ میں بار بار جلایا جائے گا جب وہ جل بھن کر کوئلہ ہو جائیں گے تو پھر دوبارہ ان کی ہڈیوں پر نیا گوشت اور نیا چمڑا آجائے گا اور پھر اُن کو آگ میں جلایا جائے گا، یہ عذاب بار بار ہوتا رہے گا۔ جہنّم کی آگ کی گرمی کا یہ عالم ہے کہ حضور اکرم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا کہ ایک ہزار برس تک جہنّم کی آگ کو بھڑکایا گیا تو وہ سرخ ہو گئی، پھر دوبارہ ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ سفید ہو گئی، پھر تیسری بار جب ایک ہزار برس تک بھڑکائی گئی تو وہ کالے رنگ کی ہو گئی، اب وہ نہایت ہی خوفناک سیاہ رنگ کی ہے۔

(ترمذی، کتاب صفۃ جہنم، ۴ / ۲۶۶، حدیث: ۲۶۰۰)

جہنّم کی لگامیں

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: بروزِ قِیامَت جب جہنّم کو لایا جائے گا تو اس کی 70 ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کو 70 ہزار فرشتے پکڑ کر کھینچ رہے ہوں گے۔

(مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمہا واہلہا، باب فی شدۃ حرنار جہنم، ص ۱۵۲۳، حدیث: ۲۸۴۲)

سیِّدُنا میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے نہ مسکرانے کا سبب

حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے حضرت سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام سے دریافت فرمایا: کیا بات ہے کہ میں نے حضرت میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو کبھی مسکراتے نہیں دیکھا؟ تو حضرت سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: جب سے جہنّم کو پیدا کیا گیا ہے اس وقت سے حضرت میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام نہیں مسکرائے۔ (مسند احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۴۴۷، حدیث:۱۳۳۴۲)

چراغ کی لَو پر اُنگلی رکھ دی

دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 853 صَفحات پر مشتمل کتاب **جہنّم میں لے جانے والے اعمال** (جلد اول) صَفْحَہ 97 پر ہے: ایک نیک بزرگ کے ساتھ ایک واقعہ پیش آیا، ہوا یوں کہ وہ کسی جگہ بیٹھے ہوئے تھے اور ان کے قریب ہی ایک چراغ جل رہا تھا، اچانک ان کے دِل میں گناہ کا خیال آیا تو وہ اپنے نفس سے کہنے لگے: میں اپنی انگلی اس چراغ کی بتی پر رکھتا ہوں اگر تو نے اس پر صبر کر لیا تو میں اس گناہ کو کرنے میں تیری بات مان لوں گا۔ پھر جب انہوں نے اس بتی پر اپنی انگلی رکھی تو بے قرار ہو کر چیختے ہوئے کہنے لگے: اے دشمنِ خدا! جب تو دنیا کی اس آگ پر صبر نہیں کر سکا جسے 70 مرتبہ بجھایا گیا ہے تو

جہنّم کی آگ پر کیسے صبر کرے گا؟ (جہنم میں لے جانے والے اعمال،۱/ ۹۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ ہے جہنّم! جسے ربِّ قہار عَزَّوَجَلَّ نے نافرمانوں اور کافروں کے لئے تیار کر رکھا ہے۔ اگر آپ **مَعَاذَ الله** عَزَّوَجَلَّ ایسے کاموں میں مبتلا ہیں جو خدائے ذوالجلال کو ناراض کرنے والے ہیں تو فوراً توبہ کر کے رضائے ربُّ الانام والے کاموں میں مشغول ہو جائیے اور یاد رکھئے! جو شخص اپنی زبان و شرم گاہ اور دوسرے اعضاء کو حرام کاموں سے محفوظ رکھے اسکے لئے دنیا و آخرت میں بہترین اجر و ثواب ہے۔ چنانچہ،

دو چیزوں کی حفاظت کے بدلے جنّت

دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: **جو مجھے دونوں جبڑوں اور دونوں ٹانگوں کے درمیان والی چیز کی حفاظت کی ضمانت دے، میں اسے جنّت کی ضمانت دیتا ہوں۔**

(بخاری، کتاب الرقاق، باب حفظ اللسان، ۴/ ۲۴۰، حدیث:٦۴۷۴)

امام حافظ شہاب الدین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْمُبِین فتح الباری شرح صحیح بخاری میں اس حدیث کے تحت لکھتے ہیں: دو جبڑوں کے درمیان والی چیز سے مراد زبان اور ٹانگوں کے درمیان والی شے سے مراد شرم گاہ ہے اور حِفاظَت کی ضَمانَت دینے کا

مطلب یہ ہے کہ انسان انہیں ربّ تعالیٰ کی نافرمانی والے کاموں سے بچائے مثلاً زبان سے وہی کلام کرے جو ضروری ہو اور بے کار باتوں سے بچے، اسی طرح شرم گاہ کو حلال جگہ استعمال کرے اور اسے حرام میں مبتلا ہونے سے بچائے۔ سیِّدُنا ابنِ بطال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ انسان کے لئے دنیا کی سب سے بڑی آزمائش اس کی زبان اور شرم گاہ ہے۔ لہٰذا! جو اِن دونوں کے شر سے بچنے میں کامیاب ہو گیا وہ بہت بڑے شر سے بچ گیا۔ (فتح الباری، کتاب الرقاق، ۱۱/ ۲۶۳ ملخصاً)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! شرم گاہ اور زبان کی حِفاظَت کے مُتَعَلِّق مزید معلومات حاصل کرنے کے لیے دعوت اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 152 صَفحات پر مشتمل کتاب **جنت کی دوچابیاں** کا مطالعہ فرمائیے۔ اس کتاب میں پہلے جنّت کی نعمتیں بیان کی گئی ہیں، پھر سرکارِ دوعالم صَلَّی اللّٰہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی جانب سے زبان و شرم گاہ کی حِفاظَت سے مُتَعَلِّق دی گئی ایک بشارت ذکر کی گئی ہے۔ اس کے بعد تفصیلاً بتایا گیا ہے کہ ہم اس بشارت کے حقدار کس طرح بن سکتے ہیں۔ حسبِ ضرورت شرعی مسائل بھی ذکر کیے گئے ہیں۔ چنانچہ اس کتاب سے کچھ اقتباسات پیشِ خدمت ہیں:

شرم گاہ کی حِفاظَت

شرم گاہ کی حِفاظَت کا مطلب یہ ہے کہ انسان اس کے ناجائز اِستعمال سے بچے اور اپنے بدن کے فِطری تقاضے یعنی شہوت کو پورا کرنے کے لئے وہی طریقے اپنائے جنہیں شرعی طور پر جائز قرار دیا گیا ہو۔ بطورِ ترغیب اس کی حِفاظَت کے فضائل مُلاحظہ ہوں۔

شرم گاہ کی حِفاظَت کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ تعالیٰ نے فلاح کو پہنچنے والے (یعنی کامیابی کو پالینے والے) مومنین کا تذکرہ کرتے ہوئے قرآنِ پاک میں ارشاد فرمایا:

وَالَّذِیۡنَ ہُمۡ لِفُرُوۡجِہِمۡ حٰفِظُوۡنَ ۙ﴿۵﴾ اِلَّا عَلٰۤی اَزۡوَاجِہِمۡ اَوۡ مَا مَلَکَتۡ اَیۡمَانُہُمۡ فَاِنَّہُمۡ غَیۡرُ مَلُوۡمِیۡنَ ۚ﴿۶﴾ فَمَنِ ابۡتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡعٰدُوۡنَ ۚ﴿۷﴾

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بیبیوں یا شرعی باندیوں پر، جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

(پ۱۸، المؤمنون:۵تا۷)

سرورِ عالم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بھی ترغیبِ اُمَّت کے لئے شرم

گاہ کی حِفاظَت کے فضائل بیان فرمائے ہیں۔ چنانچہ،

حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''اے قریش کے جوانو! اپنی شرمگاہوں کی حِفاظَت کرو، زِنامت کرو، جس نے اپنی شرمگاہ کی حِفاظَت کی اس کے لئے جنّت ہے۔''

(المستدرک، کتاب الحدود، ۵ / ۵۱۲، حدیث:۸۱۲۷)

حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ''عورت جب پانچوں نَمازیں ادا کرے، ماہِ رمضان کے روزے رکھے، اپنی شرمگاہ کی حِفاظَت کرے اور اپنے شوہر کی اطاعت کرے تو جنّت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو جائے۔''

(الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان، کتاب النکاح، باب معاشرۃ الزوجین، ۶ / ۱۸۴، حدیث:۴۱۵۱)

قضائے شہوت کے حلال ذرائع

پیارے اسلامی بھائیو! شرعی طور پر دو قسم کی عورتوں سے اپنی خواہش کو پورا کرنا جائز ہے۔(۱) زوجہ اور (۲) کنیزِ شرعی۔

قرآنِ مجید میں ہے:

اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا ترجمۂ کنزالایمان: مگر اپنی بیبیوں یا شرعی

مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ (پ۱۸، المؤمنون:۶) باندیوں پر، جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان پر کوئی ملامت نہیں۔

فی زمانہ کنیزِ شرعی میسر نہ ہونے کی بناء پر صرف زوجہ سے ہی مطلوبہ مقصد حاصل کرنا ممکن ہے۔اسی طریقے کی جانب متوجہ کرنے کے لئے رحمتِ عالم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے کئی مقامات پر ترغیبی کلام ارشاد فرمایا۔ چنانچہ،

حضرتِ سیدتنا عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ **رسول اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:''نِکاح میری سنّت سے ہے پس جو شخص میری سنّت پر عمل نہ کرے وہ مجھ سے نہیں۔لہٰذا نِکاح کرو، کیونکہ میں تمہاری کثرت کی بِناء پر دیگر اُمّتوں پر فخر کروں گا۔جو قدرت رکھتا ہو وہ نِکاح کرے اور جو قدرت نہ پائے تو روزے رکھا کرے کیونکہ روزہ شہوت کو توڑتا ہے۔''

(ابن ماجہ، کتاب النکاح، باب ماجاء فی فضل النکاح، ۲/۴۰۶، حدیث:۱۸۴۶)

حضرت **عبد اللہ** بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ **رسول اللہ** صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ہم سے فرمایا:''اے نوجوانو!تم میں سے جو شخص نِکاح کرنے کی استطاعت رکھتا ہو، وہ نِکاح کرے کیونکہ یہ نگاہوں کو زیادہ جھکانے اور شرمگاہ کی زیادہ حِفاظَت کرنے والا ہے اور جو نِکاح کی اِستِطاعَت نہیں رکھتا تو

روزے رکھے، کیونکہ روزوں سے شہوت ٹوٹتی ہے۔“

(بخاری، کتاب النکاح، باب من لم یستطع الباءۃ فلیصم، ۳/ ۴۲۲، حدیث:۵۰۶۶)

نِکاح کا شرعی حکم

یاد رہے کہ نِکاح ہمیشہ سنت نہیں، بلکہ کبھی فرض، کبھی واجب، کبھی مکروہ اور بعض اوقات تو حرام بھی ہوتا ہے۔اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

فرض

اگر (حقوقِ زوجہ پر قادر ہو اور) یہ یقین ہو کہ نِکاح نہ کرنے کی صُورت میں زِنا میں مبتلا ہو جائے گا تو نِکاح کرنا فَرض ہے۔ایسی صُورتِ حال میں نِکاح نہ کرنے پر گناہ گار ہو گا۔

واجب

اگر مہر و نفقہ دینے (اور ازدواجی حقوق ادا کرنے) پر قدرت ہو اور غلبۂ شہوت کے سبب زنا یا بد نگاہی یا مُشت زَنی میں مبتلا ہونے کا اندیشہ ہو تو اس صُورت میں نِکاح واجِب ہے، اگر نہیں کرے گا تو گناہ گار ہو گا۔

سنتِ مؤکدہ

اگر مہر، نان و نفقہ دینے اور ازدواجی حقوق پورے کرنے پر قادر ہو اور

شہوت کا بہت زیادہ غلبہ نہ ہو تو نِکاح کرنا سنّتِ مُؤکدہ ہے۔ ایسی حالت میں نِکاح نہ کرنے پر اَڑے رہنا گناہ ہے۔ اگر حرام سے بچنا یا اتباعِ سنّت یا اولاد کا حُصول پیشِ نظر ہو تو ثواب بھی پائے گا اور اگر مَحض حُصولِ لذّت یا قضائے شہوت مقصود ہو تو ثواب نہیں ملے گا، نِکاح بہر حال ہو جائے گا۔

مکروہ

اگر یہ اندیشہ ہو کہ نِکاح کرنے کی صُورت میں نان ونفقہ یا دیگر ضروری باتوں کو پورا نہ کرسکے گا تو اب نِکاح کرنا مکروہ ہے۔

حَرام

اگر یہ یقین ہو کہ نِکاح کرنے کی صُورَت میں نان ونفقہ یا دِیگر ضَروری باتوں کو پورا نہ کرسکے گا تو اب نِکاح کرنا حَرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے (ایسی صُورَت میں شہوت توڑنے کے لئے روزے رکھنے کی ترکیب بنائے)۔

(جنت کی دو چابیاں، ص ۱۲۱ تا ۱۲۴، ملخصاً)

شرعی حکم پر عمل میں رُکاوٹ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! درج بالا تفصیلات سے یہ بات روزِ روشن کی طرح واضح ہو گئی ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے انسان کے اندر شہوت رکھی تو اسے پورا

کرنے کے لیے ایک طریقہ کار بھی عطا فرمایا اور اس پر عمل کرنے کو فرمانبرداری کا تاج پہنا کر ذریعۂ نَجات قرار دیا۔ جیسا کہ ہم جان چکے ہیں کہ بعض صُورتوں میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ اس جائز و حلال طریقۂ کار یعنی نِکاح پر عمل کرنا فرض، واجِب یا سنّت مؤکدہ ہے اور بعض صورتوں میں مکروہ و حرام ہے۔ مگر جب ہم اپنے مُعاشرے کا بغور جائزہ لیں تو معلوم ہو گا کہ بہُت سے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں پر نِکاح کرنا فرض یا واجب ہو چکا ہے مگر اس فرض کی ادائیگی میں وہ بسا اوقات جان بوجھ کر اور بعض اوقات مجبوراً کوتاہی کے مرتکب ہو رہے ہیں اور یہ کوتاہی ایک کثیر تعداد کو تباہی و بربادی کے دَہانے پر لے جانے کا سَبَب بھی بن رہی ہے۔ کیونکہ مادہ پرستی کے اس دور میں جہاں فَحاشی و عُریانی ہر طرف اپنے پنْجے گاڑے نظر آتی ہے کسی کا غلبۂ شہوت کے وَقْت خود پر قابو پالینا یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ کا انعام اور اس کا فضل ہی ہے۔ اس لیے کہ جو مسلمان امتحان سے جی نہیں چُراتا بلکہ نفسانی شَہوت کو پائے حقارت سے ٹھکرا دیتا ہے، کیسی ہی صبر آزما گھڑی آئے اُس سے گھبراتا نہیں بلکہ رضائے ربُّ العزّت پانے کیلئے بڑی سے بڑی مصیبت کو گلے سے لگالیتا ہے اور شیطان و نَفس سے ہر حال میں ٹکرا جاتا ہے وہ بارگاہِ خداوندی سے دَرَجاتِ عالِیہ پاکر شان و شوکت کے ساتھ جنّتُ الْفِردوس میں جاتا ہے۔ چنانچہ،

خوش نصیب عابد کی ثابِت قدمی

حضرتِ سیِّدُنا کعبُ الاَحبار رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ سے مروی ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک عابِد تھے جو کہ صِدّیق (یعنی اوّل دَرَجے کے ولی) کے مَنصب پر فائز تھے۔ شان یہ تھی کہ خانقاہ پر بادشاہ حاضِر ہو کر حاجت دریافت کرتا مگر آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ مَنع فرما دیتے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کے عِبادَت خانے پر انگور کی بیل لگی ہوئی تھی جو ہر روز ایک انوکھا انگور اُگاتی تھی کہ جب آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ اُس کی طرف اپنا مبارَک ہاتھ آگے بڑھاتے تو اُس میں سے پانی اُبل پڑتا جسے آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نَوش فرمالیتے۔

ایک دن مغرِب کے وَقت ایک جوان لڑکی نے دروازے پر دستک دے کر کہا: ”اندھیرا ہو گیا ہے، میرا گھر کافی دُور ہے، مجھے رات گزارنے کیلئے اجازت دے دیجئے۔“ آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے ترس کھا کر اسے اپنی خانقاہ میں پناہ دیدی۔ رات جب گہری ہوئی تو وہ ایک دَم گلے پڑ گئی کہ میرے ساتھ منہ کالا کرو!!! یہاں تک کہ مَعاذَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس نے اپنے کپڑے اُتار دیئے! آپ رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے فوراً آنکھیں بند کرلیں اور اُس کو کپڑے پہننے کا حکم دیا مگر وہ نہ مانی بلکہ برابر مُطالبہ کرتی رہی۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے مُضْطَرِب (مُضْ۔طَ۔رِب) ہو کر اپنے نَفْس سے پوچھا: ''اے نَفْس! تُو کیا چاہتا ہے؟'' اُس نے کہا: ''خدا کی قسم! میں تو اِس نادِر موقع سے فائدہ اُٹھانا چاہتا ہوں۔'' فرمایا: ''تیرا ناس ہو! کیا تُو میری عمر بھر کی عِبادَت ضائع کرنے کا اُمّید وار ہے؟ کیا تُو طالبِ عذابِ نار ہے؟ کیا تُو دوزخ کے گندھک کے لباس کا خواستگار ہے؟ کیا تُو جہنَّم کے سانپوں اور بچھوؤں کا طلبگار ہے؟ یاد رکھ! زانی کو منہ کے بل گھسیٹ کر جہنَّم کے گہرے غار میں جھونک دیا جائے گا۔'' مگر اُس بدنِیَّت لڑکی کے ساتھ ساتھ نَفْس نے بھی اپنی تحریک برابر جاری رکھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے اپنے نَفْس سے فرمایا: ''چل پہلے تَجْرِبہ (تَج۔رِ۔بَہ) کرلے کہ آیا تُو دُنیا کی مَعمولی آگ بھی برداشت کر سکتا ہے یا نہیں!'' یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے جَلتے ہوئے چَراغ پر ہاتھ رکھ دیا! مگر وہ نہ جلا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ نے جَلال میں آکر پکارا: ''اے آگ! تجھے کیا ہو گیا ہے تُو کیوں نہیں جلاتی؟'' اِس پر آگ نے پہلے انگوٹھا جلایا، پھر اُنگلیوں کو پگھلایا حتّٰی کہ ہاتھ کا سارا پنجہ کھا گئی! یہ دَرْد اَنگیز مَنْظر دیکھ کر اُس لڑکی پر ایک دم خوف طاری ہو گیا، اُس کے مُنہ سے ایک زور دار چیخ بُلند ہو کر فضا کی پہنَائیوں میں گم ہو گئی، وہ دھڑام سے گری اور اُس کی رُوح قَفَسِ عُنْصُری سے پرواز کر گئی۔ آپ رَحْمَۃُ

اللہِ تعالٰی علیہ نے فوراً اُس کی بَرَہنہ (بَ،رَہ۔نَہ) لاش پر چادر اُڑھا دی۔

صُبْح دَم ابلیس نے چِلّا کر اعلان کیا: اِس عابِد نے فُلانہ بنتِ فُلاں کے ساتھ رات کو زیادَتی کر کے اُس کو قتل کر دیا ہے۔ یہ خبرِ وحشت اثر سُن کر بادشاہ آگ بگولہ ہو کر سپاہیوں کے ساتھ عابِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کی خانقاہ پر آ پہنچا۔ جب وہاں سے لڑکی کی بَرَہنہ لاش بر آمد ہو گئی تو عابِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے گلے میں زنجیر ڈال کر گھسیٹ کر باہَر نکالا گیا اور پھر سپاہیوں نے خانقاہ کی اِینٹ سے اِینٹ بجادی۔ وہ عابِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ صبر و شِکَیبائی (شِ۔کے۔بائی، یعنی صبر وضبط) کا دامَن تھامے رہے یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنا جلا ہوا ہاتھ بھی کپڑے میں چُھپائے رکھا اور کسی پر ظاہِر نہ ہونے دیا! اُس وَقت دُسْتُور یہ تھا کہ زانی کو آرے سے چیر کر دو ٹکڑے کر دیا جاتا تھا۔ چُنانچِہ بادشاہ کے حکم سے عابِد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے سر پر آرہ رکھ کر اُن کے بدن کے دو پَرکالے (دو ٹکڑے) کر دیئے گئے۔ عابِد کی وفات ہو جانے کے بعد **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اُس عورت کو زِندہ کیا اور اُس نے از ابتِدا تا انتِہا ساری رُوداد سنائی۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تعالٰی علیہ کے ہاتھ سے کپڑا ہٹایا گیا تو لڑکی کے بیان کے مطابِق واقعی وہ جلا ہوا تھا اِس کے بعد لڑکی حسبِ سابِق پھر مُردہ ہو گئی۔ حیرت انگیز حقیقت سُن کر لوگوں کے سر عقیدت سے جھک گئے اور خوش نصیب

عابد کی اِس دردناک رِحلت پر سبھی تأسُّف وحسرت کرنے لگے۔ جب ان کیلئے قبر کھودی گئی تو اُس سے مُشک وعنبر کی لپٹیں آنے لگیں۔ جوں ہی دونوں کے جنازے لائے گئے تو آسمان سے صدا آنے لگی:

اِصْبِرُوا حتّٰی تُصَلِّیَ عَلَیْهِمَا الْمَلٰٓئِکَۃُ

یعنی صبر کرو یہاں تک کہ ان پر فرشتے نمازِ جنازہ پڑھ لیں۔

تدفین کے بعد اللہ ربُّ العٰلمین نے خوش نصیب عابِد کی قبْر پر چنبیلی کو اُگایا۔ لوگوں نے مَزارِ پُر انوار پر ایک کَتْبہ آویزاں پایا جس میں کچھ اس طرح مَضْمُون تھا:

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے اپنے بندے اور ولی کی طرف۔ میں نے اپنے فِرِشتوں کو جمع فرمایا، جبرئیل (عَلَیْہِ السَّلَام) نے خُطبہ سنایا اور میں نے پچاس ہزار دُلہنوں کے ساتھ جنَّتُ الفردوس میں اِس (اپنے ولی) کا نِکاح فرمایا۔ میں اپنے فرماں برداروں اور مُقرَّبوں کو ایسے ہی اِنعاموں سے نوازتا ہوں۔ (بحر الدموع، الفصل السابع والعشرون، ص۱۶۹، ملخصًا)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اُن پر رَحمت ہو اور ان کے صَدقے ہماری بے حِساب مغْفِرت ہو۔

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رحمتِ باری کی برسات

پیارے اسلامی بھائیو! آیئے اس حِکایت سے حاصِل ہونے والے چند مَدَنی پھولوں پر ایک طائرانہ نظر ڈالتے ہیں:

⟸ جو لوگ خود کو خوفِ خدا کے سبب بدکاری سے بچاتے ہیں رحمتِ باری ان پر چھما چھم برستی ہے اور بارگاہِ خداوندی میں ان کا مرتبہ بڑھ جاتا ہے۔

⟸ جو لوگ خود کو بے حَیائی والے افعال سے بچانے کی کوشش کرتے ہیں تو ان کی حوصِلہ شِکَنی کی جاتی ہے طرح طرح کے طعنے دیئے جاتے ہیں، فَحاشی و بے حیائی (Obscenity & Nudity) کی دَلْدَل میں کھینچنے کی کوشش کی جاتی ہے انہیں چاہیے کہ اس حِکایَت سے دَرْس حاصِل کرتے ہوئے صبر صبر اور صرف صبر کریں کہ کل بروزِ قِیامَت جب وہ اس صبر کا اَجر (Reward) دیکھیں گے تو انہیں یہ دُنیاوی تکالیف بہت کم معلوم ہوں گی۔

آزمائش پر صبر

غیر مَحرموں سے بچنے والے اسلامی بھائی اور شَرعی پردہ کرنے والی اسلامی بَہنیں بعض اوقات سخت آزمائش میں مبتلا ہو جاتی ہیں مگر انہیں ہمّت نہیں ہارنی چاہیے۔ مَذاق اُڑانے یا اِعتِراض کرنے والوں سے زور دار بَحث شُروع کر دینا یا

غصّے میں آکر لڑ پڑنا سخت نقصان دِہ ہے کہ اس طرح مسئلہ (مَسْ۔ءَ۔لہ) حَل ہونے کے بجائے مزید اُلجھ سکتا ہے۔ایسے مَوقَع پر یہ یاد کرکے اپنے دِل کو تسلّی دینی چاہیے کہ جب تک تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے عام اِعلانِ نُبُوَّت نہیں فرمایا تھا اُس وَقت تک کُفّارِ بد اَنْجام آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو اِحترام کی نَظر سے دیکھتے تھے اور آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کو امین اور صادِق کے لَقَب سے یاد کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے جُوں ہی علَی الْاِعلان اسلام کا ڈنکا بجانا شروع کیا وُہی کُفّارِ بد اَطوار طرح طرح سے ستانے، مَذاق اُڑانے اور گالیاں سنانے لگے، صِرف یِہی نہیں بلکہ جان کے درپے ہو گئے، مگر قربان جائیے! سرکارِ نامدار، اُمّت کے غم خوار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر کہ آپ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے بِالکل ہمّت نہ ہاری، ہمیشہ صَبْر ہی سے کام لیا۔ اب یہ اسلامی بھائی اور بہن صَبْر کرتے ہوئے غور کرے کہ جب تک میری جانب سے پردے کے مُعاملے میں بے پرواہی تھی میرا کوئی مَذاق نہیں اُڑاتا تھا، جُوں ہی میں نے شَرعی پردے کا اِہتِمام کیا، ستایا جانا شروع ہو گیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ مجھ سے ظُلْم پر صَبْر کرنے کی سنّت ادا ہو رہی ہے۔مَدَنی اِلتجا ہے کہ کیسا ہی صَدمہ پہنچے صَبْر کا دامَن ہاتھ سے مت چھوڑیئے، نیز بِلا اجازتِ شَرعی ہر گز زَبان سے کچھ مت بولئے۔ حدیثِ قُدسی میں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابنِ

آدم! اگر تُو اوّل صدمے کے وَقت صَبْر کرے اور ثواب کا طالِب ہو تو میں تیرے لئے جنّت کے سِوا کسی ثواب پر راضی نہیں۔

(ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الصبر علی المصیبۃ، ۲ /۲۶۲، حدیث:۱۵۹۷)

مُعاشرہ بے حیائی کی لپیٹ میں

اصل میں ہمارا معاشرہ بے حیائی (Shamelessness) کی لپیٹ میں آچکا ہے، فَحاشی و عُریانی (Obscenity & Nudity) کی تُند و تیز ہوائیں شَرم و حَیا کی چادَر کو تار تار کر رہی ہیں، دورِ جدید کی چکا چَوند نے غیرت (Modesty) کا جَنازہ نِکال دیا ہے، اس نام نہاد ترقّی نے بے حیائی کو فیشن کا نام دے کر میڈیا کے ذریعے گھر گھر میں پہُنچا دیا ہے، ذرا غور فرمایئے! اگر آپ کے گھر کے باہَری دروازے پر کوئی جوان لڑکی اور لڑکا آپس میں ناشائستہ حَرَکتیں کر رہے ہوں تو شاید آپ شور مچادیں کہ یہ کیا بے حیائی کر رہے ہو بلکہ انہیں مارنے کو دَوڑ پڑیں! اس میں کوئی شک نہیں کہ یہاں آپ کا غصّہ حیا کی وجہ سے ہے۔ لیکن جب آپ نے گھر میں ٹی وی آن کیا جس میں ایک رقّاص اور رقّاصہ (Dancers) ناچ رہے ہیں، ایک دوسرے کو اشارے کر رہے ہیں، چُھو رہے ہیں، تب آپ کی حیا کہاں سو جاتی ہے؟ خدا عَزَّوَجَلَّ کے لئے سوچئے! کیا یہ بے حیائی (Shamelessness) کا مَنظر

نہیں ہے ؟ یہ آپ کی کیسی اُلٹی منطِق (مَنْ۔ طِقْ) ہے ؟ گھر کے باہَر ہو رہا تھا تو آپ نے اسے بے حیائی قرار دیکر احتجاج کیا اور یقیناً وُہی کام گھر کے اندر آپ کی بَہو بیٹیوں کی موجودگی میں TV کے پردۂ سکرین پر ہو رہا ہے تو گویا بے حیائی نہ رہا! توبہ ! توبہ ! آپ کے سامنے لڑکا اور لڑکی ہاتھوں میں ہاتھ ڈالے ناچ رہے ہیں اور آپ ہیں کہ آنکھیں پھاڑ کر مَزے سے دیکھے جارہے ہیں! اور اس کی دَاد دے رہے ہیں! آخر اس طرح خدا عَزَّوَجَلَّ کے قَہر و غضب کو کب تک اُبھارتے رہیں گے ؟ اور اب تو عجیب دور آگیا ہے کہ اگر پردے کی بات کی جائے بے حیائی سے روکا جائے تو مَعَاذَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کہنے والے کہتے ہیں کہ جناب یہ پردہ ترقّی کی راہ میں رُکاوٹ ہے ! ہمیں آگے بڑھنا ہے دنیا بہت آگے نکل گئی ہے !

خدا کی قسم! موجودہ روِش میں نہ ترقّی ہے نہ کامیابی۔ ترقّی اور کامیابی تو صرف اور صرف اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے رسول صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی فرمانبرداری کرتے ہوئے اس مختصر ترین زِندَگی کو سنّتوں کے مطابق گزار کر ایمان سلامت لئے قبْر میں جانے اور جہنّم کے ہولناک عذاب سے بچ کر جنّت الفردوس پانے میں ہے۔ غیر مسلموں کی الٹی ترقّی کی رِیس کرتے ہوئے بے پردگی اور بے حیائی کا بازار گرم کرنے والے ذرا غور تو فرمائیں، یورپ اور امریکہ اور ان سے متاثر ہونے والے ملکوں میں کیا ہو رہا ہے ؟ رَقْص گاہوں میں لوگ اپنی

آنکھوں سے اپنی بَہُو، بیٹیوں کو دوسروں کی آغوش میں دیکھتے ہیں اور ٹَس سے مَس نہیں ہوتے بلکہ وہ دیوث فخر سے اِتْرَاتے ہوئے داد دے رہے ہوتے ہیں، بے پردہ اور فیشن ایبل (Fashionable) عورتوں کے منہ کالے ہونے کی حَیاسوز خبریں آئے دِن اخباروں میں چھپتی ہیں، وہ عورت جو مَرد کی شہوت رانی کا شِکار ہوتی ہے اگر اس سے حَمْل ٹھہر گیا تو وہ کہاں سر چھپائے گی؟ حَمْل گِرانے کی صُورَت میں وہ اپنی جان سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتی ہے۔ مانا کہ یورپ جیسے ترقی یافتہ مَمالِک میں ایسے ہسپتال بھی موجود ہیں جو اِسقاطِ حَمْل یعنی حَمْل گِرانے کی خِدمَت انجام دیتے ہیں اور ایسی پناہ گاہیں بھی موجود ہیں جہاں غیر شادی شدہ ماؤں کو پناہ مِل جاتی ہے، لیکن کیا مُعاشرے میں ان کو کوئی قابلِ اِحْتِرام مَقام بھی حاصل ہو سکتا ہے، مانا کہ رُسوا ہو کر ان دونوں یعنی غیر شادی شدہ جوڑے نے اپنی دُنیا میں ہاتھوں ہاتھ سزا پائی، لیکن وہ بچہ جو اس طرح پیدا ہوا ہے اگر وہ زِندہ بچ بھی گیا اس کا کیا بنے گا؟ کبھی سوچا ہے، اسکے ہَوَس کار باپ نے بھی اس سے آنکھیں پھیر لیں، بدکار ماں بھی اسے کچرے کے ڈھیر پر یا کسی مُحتاج خانے میں چھوڑ کر چلی گئی۔

دوسری جنگِ عظیم میں امریکہ کے سپاہی اپنے دوست ملک برطانیہ کی مدد کے لیے آئے تھے وہ چند سال برطانیہ میں ٹھہرے جب گئے تو سرکاری اعداد و شمار

کے مُطابق ستر ہزار ناجائز بچے چھوڑے۔

یورپ کے بعض ملکوں میں ناجائز بچوں کی شرحِ پیدائش 60 فیصد سے بھی تجاوُز کر گئی ہے اور کنواری ماؤں کی تعداد میں ہوش رُبا اِضافہ ہو رہا ہے، طلاقوں کی کثرت، گھروں میں سُکون کی دولت نہیں، میاں بیوی میں اِعتماد مفقود ہو چکا ہے، زوجہ اور خاوند میں سچی مَحبّت کا فُقدان ہے، برداشت اور اِیثار کا جَذبہ خَتم ہو چکا ہے، کوئی بات کسی کی مرضی کے خِلاف ہو گئی تو طلاق تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

اٹھا کر پھینک دے اللہ کے بندے
نئی تہذیب کے انڈے ہیں گندے

لیکن عَجَب تماشہ ہے کہ مَغرِب کی یہ بربادی دیکھنے کے باوُجود ہم ان کی پیروی میں فحاشی و عریانی کو فروغ دیئے چلے جا رہے ہیں، آخِر ہمیں کیا ہو گیا ہے؟ آہ! ایسا لگتا ہے کوئی سمجھانے والا، کوئی روکنے ٹوکنے والا ہے ہی نہیں اور اگر کوئی سمجھائے بھی تو یہاں سمجھنے کو کون تیار ہے؟؟؟ بس بے حَیائی کے سیلاب میں بہتے چلے جا رہے ہیں جبکہ اسلام میں حَیا کی بڑی اہمیت ہے، ہمارے آقا صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم فرماتے ہیں: بے شک ہر دین کا ایک خُلْق ہے اور اسلام کا خُلْق حَیا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحیاء، ۴ / ۴۶۰، حدیث: ۴۱۸۱)

بدکاری سے بچنے کے طریقے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معاشرے کو فحاشی وبدکاری کے طوفان سے بچانے کیلئے دو مدنی پھول پیشِ خدمت ہیں، اگر ہم ان پھولوں کو اپنے دل کے مدنی گلدستے میں سجا کر ان کی خوشبوؤں سے اپنے شب وروز مُعطر کرنے کی کوشش کریں گے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ ہمارے اردگرد پھیلا ہوا برائیوں کا تعفُّن خَتْم ہو جائے گا اور یہ مُعاشرہ مدینے کے سدا بہار پھولوں کی طرح مہکنے لگے گا۔

(۱) شرم وحَیا

حَیا ایک ایسی چیز ہے جہاں یہ ہو وہاں سے برائی خَتْم ہو جاتی ہے اور جہاں حَیا نہ ہو فَحاشی و عُریانی ڈیرے ڈال لیتی ہے۔ چنانچہ منقول ہے کہ جس میں حَیا نہیں اس کا جو جی چاہے کرے۔ (الاحسان بترتیب ابن حبان، کتاب الرقائق، باب الحیاء، ۲ / ۳، حدیث:۶۰۶)

ہمیں اگر اپنے مُعاشرے کو پاکیزہ بنانا ہے تو اس کے لئے شرم وحَیا کے پیغام کو عام کرنا ہو گا۔ اس سلسلے میں شیخ طریقت، امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے تحریری بیان باحیا نوجوان کا مطالعہ کیجئے۔ چنانچہ اس رسالے سے حیا کے متعلق چند اقتباسات پیشِ خدمت ہیں:

حیا کسے کہتے ہیں؟

حَیا سے مُراد ’’وہ وَصْف ہے جو ان چیزوں سے روک دے جو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور مخلوق کے نزدیک ناپسندیدہ ہوں۔‘‘لوگوں سے شرما کر کسی ایسے کام سے رُک جانا جو ان کے نزدیک اچّھا نہ ہو ’’**مخلوق سے حَیا**‘‘ کہلاتا ہے۔ یہ بھی اچھی بات ہے کہ عام لوگوں سے حَیا کرنا دنیاوی برائیوں سے بچائے گا اور عُلَماوصُلَحا سے حیا کرنا دینی بُرائیوں سے باز رکھے گا۔ مگر حَیا کے اچھّا ہونے کے لئے ضَروری ہے کہ مخلوق سے شرمانے میں خالق عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ ہوتی ہو اور نہ کسی کے حُقُوق کی ادائیگی میں وہ حَیا رُکاوٹ بن رہی ہو۔ ’’**اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے حَیا‘‘ یہ ہے کہ اُس کی ہیبت و جَلال اور اس کا خوف دل میں بٹھائے اور ہر اُس کام سے بچے جس سے اُس کی ناراضی کا اندیشہ ہو۔ (باحَیانوجوان، ص۵)

حیا کا ماحول سے تعلُّق

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حَیا کا مُعاشرے کے سنورنے اور بگڑنے میں بنیادی کردار ہے اس لئے کہ حَیا ہی تو تھی جو برائیوں اور گناہوں سے روکتی تھی جب حَیا ہی نہ رہی تو اب بُرائی سے کون روکے؟اور حَیا کا تَعلّق مَاحول سے ہے اگر ہمارے ارد گرد کا ماحَول باحَیا افراد پر مشتمل ہے تو ہمارے اندر وَصْفِ حَیا کی نَشْوونُما

ہو گی اور ہمارے افعال سے حیا جھلکے گی اور اگر ہمارا اٹھنا بیٹھنا بے حیائی کے دِلدادہ، گانوں باجوں، فِلموں، ڈِراموں کے شائق لوگوں میں ہو گا تو''صحبتِ طالح تُرا طالح کُنَدْ'' (برے کی صحبت تجھے برا بنادے گی) کے مِصْداق کہیں ہم بھی انہیں کے رنگ میں نہ رنگ جائیں۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ موجودہ حالات میں جہاں ہمارے چہار جانب بے حَیائی کی بادِ سَمُوم (بہت گرم ہوا) چل رہی ہے ایسا پاکیزہ ماحول لائیں کہاں سے جو ہماری اور ہمارے اہل خانہ کی تربیت کرے؟ تو اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس سوال کا جواب قرآن وسنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول کی صورت میں ہمارے سامنے موجود ہے جس نے ایک دو نہیں لاکھوں لاکھ لوگوں کی کایاپلٹ دی اور انہیں بے حَیائی اور فَحاشی کی پُرخار وادی سے نِکال کر شرم وحَیا کی پاکیزہ راہ پر چلا دیا۔ وہ عورتیں جو کل تک بازاروں کی زینت بنی ہوئی تھیں اس ماحَول نے انہیں چادر وچار دیواری کا سَبَق دے کر گھروں میں رہنا سکھا دیا، آیئے! اس مَدَنی ماحَول کی ایک مَدَنی بہار مُلاحظہ فرمایئے:

ایک اسلامی بہن کے تحریری بیان کا لُبِّ لُباب ہے: دعوتِ اسلامی کے پاکیزہ مَدَنی ماحَول سے وابستہ ہونے سے پہلے میں ایک فیشن ایبل (Fashionable) لڑکی تھی۔ نِت نئے فیشن اپنانا، کالج میں بے پردہ جانا، نیز کوچنگ سینٹر میں لڑکوں کے ساتھ بے تکلّفی سے پیش آنا میرے نزدیک مَعْیُوب نہ تھا۔ مگر جب سے

دعوتِ اسلامی کا پاکیزہ ماحول مِلا میری زِندَگی تمام خُرافات سے پاک ہو گئی اور میں نیکیوں بھری زِندَگی بسر کرنے لگی۔ میری زِندَگی میں مَدَنی اِنقلاب برپا ہونے کے احوال کچھ یوں ہیں کہ ہمارے عَلاقے میں دعوتِ اسلامی کے تحت **''مدرسۃ المدینہ برائے بالغات''** کا آغاز ہوا تو دعوتِ اسلامی کی ایک ذمہ دار اسلامی بہن نے بڑی مَحبّت سے انفرادی کوشش کرتے ہوئے مجھے تجوید کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنے کے فضائل اور بلا تجوید قرآنِ پاک پڑھنے کی وعیدیں سناتے ہوئے صحیح تلفظ کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھنے کی دعوت دی۔ اسلامی بہن کا انداز ایسا متأثر کُن تھا کہ مجھ سے انکار نہ ہو سکا اور میں نے **''مدرسۃ المدینہ برائے بالغات''** میں شِرکت کی ہامی بھر لی۔ پہلے روز جب میں مدرسے گئی تو وہاں کی تعلیم وتربیت کا نرالا انداز دیکھ کر دل کو وہ فَرحَت و مَسَرَّت حاصِل ہوئی جسے الفاظ میں ڈھالنا میرے بَس میں نہیں۔ مَدرَسے میں ایک چھوٹی سی لائبریری بھی قائم کی گئی تھی جس میں شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی تالیفات، رسائل اور بیانات کی کیسٹیں موجود تھیں۔ میں نے مُعلِّمہ اسلامی بہن کی اِجازَت سے چند رسائل لیے اور گھر جا کر ان کا مُطالَعہ شروع کر دیا۔ سب سے پہلے ایک رسالہ بنام ''اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے آپریشن کی جھلکیاں'' پڑھا جس میں آپریشن کے وَقت آپ کے خوفِ خدا، عِشقِ مصطفٰے، ایمان کی سلامتی کی فِکر اور اپنے مریدین،

مُتَعَلّقین اور اُمّتِ مصطفٰے کے لئے مغْفِرَت کی دُعاؤں کی معلومات نیز ایسی نازُک حالت میں بھی قوانینِ شریعت کی مکمل پاسداری کے واقعات میرے دل کی دنیا کو تہہ وبالا کرنے کے لئے کافی تھے، میرا ایمان تازہ ہو گیا۔ میں اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی مُعتقد اور آپ کی بنائی ہوئی پیاری پیاری تحریک دعوتِ اسلامی سے بیحد متأثر ہوئی۔ اس کے بعد میں نے اسلامی بہنوں کے ساتھ ہَفْتہ وار سنّتوں بھرے اِجتماع میں شرکت کو اپنا معمول بنا لیا۔ ایک مرتبہ اِجتماع میں سنّتوں بھرے بیان کے بعد اعلان ہوا کہ اب اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ بیعت کروائی جائے گی۔ وکیلِ عطار جو کہ کسی دوسرے مَقام پر تھے انہوں نے لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے بیعت سے پہلے توبہ کروائی جس میں یہ الفاظ بھی شامل تھے ”ماں باپ کی نافرمانی، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، تکبر، وعدہ خلافی، گالی گلوچ، فلمیں ڈرامے، گانے باجے، بے پردگی وغیرہ وغیرہ گناہوں سے بچتی رہوں گی“ یہ الفاظ ادا کرتے وقت میرے دل کی دنیا زیر وزَبر ہو گئی۔ گھر واپس آنے کے بعد بھی نجانے کتنی دیر تک میرے کانوں میں انہی الفاظ کی گونج برقرار رہی۔ میں دِل ہی دل میں خود کو سابقہ گناہوں پر مَلامَت کرتی رہی۔ جب دِل میں اِحساسِ نَدامَت پیدا ہوا تو آنکھوں سے برستے آنسوؤں سے اس کا اظہار ہو گیا۔ ہاتھ بارگاہِ خداوندی میں اُٹھا کر اپنے گناہوں کی مُعافی مانگی اور والدین سے بھی اپنی کوتاہیوں پر مَعْذِرَت کی۔ دعوتِ

اسلامی نے مجھے ایک پاکیزہ زندگی عطا کر دی۔ کل تک میں بے پردہ اور فیشن پرست تھی مگر دعوتِ اسلامی نے مجھے حَیا کی چادر عطا کر دی اور مجھے سنّتوں کا عادی بنا دیا۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تادمِ تحریر میں علاقائی مُشاورت کی ذمہ دار کی حیثیت سے سنّتوں کی خدمت کیلئے کوشاں ہوں۔

حَیا کی اہمیت

اسلام میں حَیا کو بہُت اَہمِیَّت (اَھَمْ۔مِیْ۔یَتْ) دی گئی ہے۔ چُنانچِہ حدیث شریف میں ہے: بے شک ہر دین کا ایک خُلْق ہے اور اسلام کا خُلق حیا ہے۔ (ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحیاء، ۴ / ۴۶۰، حدیث: ۴۱۸۱) یعنی ہر اُمَّت کی کوئی نہ کوئی خاص خَصلت ہوتی ہے جو دیگر خَصلَتوں پر غالِب ہوتی ہے اور اسلام کی وہ خَصلَت حَیا ہے۔ اس لئے کہ حَیا ایک ایسا خُلْق ہے جو اَخلاقی اچھّائیوں کی تکمیل، ایمان کی مَضْبُوطی کا باعِث اور اسکی عَلامات میں سے ہے۔ چُنانچِہ،

ایمان کی عَلامت

حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مَروی ہے کہ رسول اللہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: ایمان کے ستّر سے زائد شُعْبے (عَلامات) ہیں اور حَیا ایمان کا ایک شُعبہ ہے۔ (مُسلِم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان و افضلہا وادناھا

۔۔الخ، ص٣٩، حدیث: ٣۵) ایک اور حدیث شریف میں ہے: حَیا ایمان سے ہے۔ (مُسْنَدُ ابی یعلی، الحدیث: ٧٤٦٣، ج٦، ص٢٩١) یعنی جس طرح ایمان، مومن کو کُفر کے اِرتِکاب سے روکتا ہے اِسی طرح حَیا، باحَیا کو نافرمانیوں سے بچاتی ہے۔ یوں مَجازاً اسے ایمان سے فرمایا گیا۔ جس کی مزید وضاحت و تائید حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما کی اِس روایت سے ہوتی ہے: بے شک حَیا اور ایمان دونوں آپس میں مِلے ہوئے ہیں تو جب ایک اُٹھ جائے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔

(المستدرک للحاکم، کتاب الایمان، ١/١٧٦، حدیث: ٦٦)

کثرتِ حَیا سے منع مت کرو

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما سے روایت ہے کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے ایک انصاری کو ملاحَظہ فرمایا کہ وہ اپنے بھائی کو شَرم وحیا کے مُتَعَلِّق نصیحت کر رہے تھے (یعنی کثرتِ حیا سے مَنْع کر رہے تھے) تو فرمایا: اسے چھوڑ دو، بے شک حیا ایمان سے ہے۔

(ابو داود، کتاب الادب، باب الحیاء، ٤/٣٣١، حدیث: ٤٧٩۵)

حَیا خیر ہی خیر ہے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! معلوم ہوا حَیا جتنی زیادہ ہو اُتنی ہی اچھی ہے۔ مگر افسوس کہ اب بعض لوگ حَیا کا مَذاق اُڑاتے نظر آتے ہیں اور شرمیلے

اسلامی بھائی پر ہنستے ہوئے کہتے ہیں یہ تو لڑکی کی طرح شرماتا ہے ! یاد رکھئے حیا میں بھلائی ہی بھلائی ہے۔ چُنانچہ ،

حضرتِ سیِّدُنا عِمران بن حُصَیْن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ **اللہ** کے مَحبوب، دانائے غُیُوب صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: حَیا صِرْف خَیر (یعنی بھلائی) ہی لاتی ہے۔

(مُسلِم، کتاب الایمان، باب بیان عدد شعب الایمان وافضلہا وادناھا۔۔۔الخ، ص ۴۰، حدیث: ۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ نے حَیا کی اَہَمِّیَّت اور فضیلت مُلاحَظہ فرمائی، اب یہ ہم پر ہے کہ اپنے اردگرد کے ماحول کو حَیادار بنانے کی کوشش کریں اور اس کا آغاز اپنے گھر سے کریں کہ جو لوگ باوُجُودِ قدرت اپنی عورتوں اور مَحارِم کو بے پردَگی سے منْع نہ کریں وہ دَیُّوث ہیں، رَحمتِ عالمیان صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **ثَلَاثَۃٌ قَدْ حَرَّمَ اللّٰہُ عَلَیْھِمُ الْجَنَّۃَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَھْلِہِ الْخَبَثَ۔** یعنی تین شَخص ہیں جن پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جنّت حَرام فرما دی ہے ایک تو وہ شَخص جو ہمیشہ شراب پیئے، دوسرا وہ شَخص جو اپنے ماں باپ کی نافرمانی کرے اور تیسرا وہ دَیُّوث (یعنی بے حیا) کہ جو اپنے گھر والوں میں بے غیرتی کے کاموں کو برقرار رکھے۔

(مُسنَد اَحمد، ۲/ ۳۵۱، حدیث: ۵۳۷۲)

دَیُّوث کسے کہتے ہیں

مُفَسّرِ شہیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: بعض شارِحین نے فرمایا کہ یہاں خَبَث سے مُراد زِنا اور اسبابِ زنا ہیں یعنی جو اپنی بیوی بچّوں کے زِنا یا بے حیائی، بے پردگی، اجنبی مردوں سے اِختلاط، بازاروں میں زینت سے پھرنا، بے حیائی کے گانے ناچ وغیرہ دیکھ کر باوُجود قدرت نہ روکے وہ بے حیا دیّوث ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۵/۳۳۷)

دَیُّوث پر جنّت حَرام ہے

سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: ''جس نے کسی شادی شُدہ عورت سے بدکاری کی تو اس بدکار مرد اور عورت کو قَبْر میں اس اُمّت کا نِصْف عَذاب ہوگا، پھر جب قِیامَت کا دِن ہوگا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس عورت کے شوہر کو بدکار کی نیکیاں لینے کا حکم دے گا، یہ تب ہوگا جبکہ اسے اس (بدکاری) کا عِلْم نہ تھا اور اگر وہ جاننے کے باوجود خاموش رہا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر جَنَّت حَرام کر دے گا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنت کے دروازے پر لکھ دیا ہے کہ تو دیوث پر حَرام ہے۔'' (کتاب الکبائر للذہبی، الکبیرۃ العاشرۃ: الزنی...الخ، ص۵۹)

معلوم ہوا کہ جو اپنے اہل خانہ کو بے حیائی کے کاموں سے نہیں روکتا وہ دَیُّوث ہے، ہاں! اگر مَرد اپنی حیثیت کے مُطابِق منع کرتا ہے اور وہ نہ مانیں تو اِس صُورت میں اس پر نہ کوئی الزام اور نہ وہ دَیُّوث۔ چنانچہ ہمیں چاہئے کہ گفتار کے غازی نہ بنیں، محض مُعاشرے میں ہونے والی برائیوں پر تبصرے نہ کریں کہ تبصروں سے تبدیلی نہیں آتی بلکہ عملی اقدام کریں کہ مُعاشَرہ (Society) فرد سے بنتا ہے نہ کہ فرد مُعاشَرے سے۔ چُنانْچِہ ایک ایک فرد پر انفرادی کوشِش کرتے ہوئے اسے مَدَنی ذِہن دیں اور "**بے حَیائی کے خِلاف جنگ جاری رہے گی**" کو اپنا نعرہ بناتے ہوئے اس کے خِلاف ڈَٹ جائیں تو اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ دِن دور نہیں جب ہمارا مُعاشَرہ ایک پاکیزہ مُعاشَرہ بن جائے گا۔

(۲) بے پردگی کا خاتمہ

مُعاشَرے سے بے پردگی کا خاتمہ کرنا بدکاری کا راستہ روکنے کے لئے نہایت اہم ہے۔ کیونکہ اگر کوئی شخص اپنی فِطری حَیا کی بِنا پر بُرائی سے بچنے کی کوشِش کر بھی رہا ہو مگر عورت کا حُسن و جَمال اور اس پر اس کا بَن سَنْور کر بے پردہ مردوں کو دعوتِ نظارہ دینا بسا اوقات عابدوں اور زاہدوں کے قدم بھی ڈگمگانے کا سبب بن سکتا ہے۔ چنانچہ،

خوفِ خدا کام آگیا

حضرت سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک فاحِشہ عورت کے بارے میں مشہور تھا کہ اسے دُنیا کا تہائی حُسن دیا گیا ہے۔ اس کی بدکاری بھی اِنتہاء کو پہنچ چکی تھی، جب تک وہ سو دینار نہ لے لیتی اپنے قریب کسی کو نہ آنے دیتی۔ لوگ اس کے حُسن کی وجہ سے اِتنی بھاری رقم ادا کرکے بھی اس سے بدکاری کرتے۔ ایک مرتبہ ایک عابد اس عورت کا حسن وجمال دیکھ کر بس دیکھتا ہی رہ گیا اور شیطان ونفس کے بہکاوے میں آکر اس حسین وجمیل عورت کا قُرب حاصل کرنے کے مُتَعَلِّق سوچنے لگا، جب اسے معلوم ہوا کہ 100 دینار دے کر اس کی یہ حسرت پوری ہوسکتی ہے تو وہ مَطلوبہ رقم حاصل کرنے کیلئے دن رات مزدوری کرنے لگا۔ کافی تگ ودو کے بعد جب 100 دینار جمع ہوئے تو وہ اپنے مَن کی مُراد بَر آنے کی آرزو میں اس کے پاس جاپہنچا اور اپنے دل کی آرزو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا کہ اسے کتنے پاپڑ بیلنے پڑے ہیں۔

جب حسینہ نے عابِد کو اندر آنے کی اجازت دی اور وہ کمرے میں داخل ہوا تو کیا دیکھتا ہے کہ وہ حسینہ سونے کے تخت پر بیٹھی ہے۔ اور اسے رحمتِ خداوندی سے دور کرنے اور گناہوں کی دلدل میں غرق کرنے کی دعوت دیتے ہوئے پکار

رہی ہے: ''قریب آکر اپنی آرزو پوری کر لیجئے، مَیں حاضر ہوں۔'' عابد اس قاتل حسینہ کے اس انداز پر آگے بڑھا اور تخت پر جا بیٹھا۔ پھر جب دونوں بد مستی وخر مستی کے عالَم میں حدود اللہ پامال کرنے لگے تو اچانک عابِد کے دِل و دماغ میں ایک بجلی سی کوندی جس نے اسے خوابِ غفلت سے جگا دیا اور اس کی ساری بَد مستی و خَر مستی جَل کر خاکِسْتر ہو گئی، اسے بروزِ قِیامَت بارگاہِ خداوندی میں حاضِر ہونا کیا یاد آیا کہ اس کی حالَت ہی بدل گئی، خوفِ خدا سے جسم پر لرزہ اور ایک عجب سی کپکپی طاری ہو گئی، نفس و شیطان کی اطاعت میں یادِ خدا سے غفلت برتنے کے احساس نے اس کی شہوت کی آگ کو برف کی طرح ٹھنڈا کر دیا اور وہ فعلِ بد کا ارادہ کرنے پر شرمندہ و شرمسار ہو کر فوراً نہ صرف اس حسینہ سے دور ہو گیا بلکہ نگاہیں جھکائے کچھ یوں گویا ہوا: ''مجھے جانے دو اور یہ سو دینار بھی تم اپنے پاس ہی رکھو۔''

حسینہ نے عابد کی اُڑی اُڑی رنگت دیکھ کر بڑی حیرانی سے پوچھا: جناب! کیا ہوا؟ ابھی تو آپ بتا رہے تھے کہ آپ نے محض میرے قُرب کے حُصول کے لیے کتنے جتن کیے ہیں اور کتنی مشقتیں برداشت کی ہیں اور اب جبکہ طویل انتظار کے بعد مقصود کے حُصول کا وقت آیا ہے، منزل سامنے ہے، میں بھی بھرپور ساتھ

دینے کو تیار ہوں، درمیان میں کوئی رُکاوٹ بھی نہیں تو دور کیوں بھاگ رہے ہیں؟ عابد بولا: ”مجھے اپنے پَرْوَرْدگار عَزَّوَجَلَّ سے ڈر لگ رہا ہے اور اس کا خوف تیری طرف مائل نہیں ہونے دے رہا، مجھے اس بات سے حیا آرہی ہے کہ جب میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں یہ گناہ لے کر حاضر ہوں گا تو کیا جواب دوں گا؟ اور یہ خوف کھائے جارہا ہے کہ اگر مَیں نے یہ گناہ کرلیا تو کل بروزِ قِیامَت **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سامنا کیسے کرسکوں گا؟ اس لیے میرا دِل تجھ سے اُچاٹ ہو گیا ہے اور اب اس میں تیرے لیے کچھ جگہ ہے نہ تیرے حسن کے لیے، لٰہذا مجھے یہاں سے جانے دے۔“ عابد کی یہ باتیں سن کر اپنے حُسن پر نازاں حسینہ بہُت حَیران ہوئی اور کہنے لگی: ”اگر آپ سچے ہیں تو مَیں بھی بارگاہِ خداوندی میں توبہ کرتی ہوں اور عہد کرتی ہوں کہ آپ کے علاوہ کسی سے شادی نہ کروں گی۔“

عابِد نے بڑی مشکل سے اپنی گھبراہٹ و پریشانی اور پشیمانی کا اظہار کرتے ہوئے اس سے اس وقت اجازت طلب کی کہ ابھی اسے کچھ سمجھ میں نہیں آرہا بس وہ یہاں سے جانا چاہتا ہے تو اس حسینہ نے یہ کہتے ہوئے اسے جانے دیا کہ بہت جلد میں خود تمہارے پاس تم سے شادی کرنے کے لیے آؤں گی۔ چنانچہ عابد اجازت ملنے پر فوراً افسوس کرتا ہوا سر پر کپڑا اڈالے، منہ چھپائے، شَرمِندہ شَرمِندہ

وہاں سے نِکلا اور اپنے شہر کی طرف روانہ ہو گیا۔ وہ حسینہ چونکہ عابد کے کردار اور اس کی باتوں سے متاثر ہو کر گناہوں سے توبہ کر چکی تھی۔ چنانچہ اس نے بھی اپنے شہر کو خیر آباد کہا اور اس عابد کے مُتعلّق پوچھتی پوچھتی بالآخر اس کے گھر پہنچ گئی۔ جب عابد کو بتایا گیا کہ کوئی عورت اس سے مِلنا چاہتی ہے اور اس نے باہَر آکر جُونہی اس حسینہ کو دیکھا تو ایک زور دار چیخ ماری اور اس کی روح عالمِ بالا کی طرف پرواز کر گئی۔ حسینہ عابد کے اس طرح دنیا سے منہ موڑ جانے پر بَہُت زیادہ غمزدہ ہو گئی اور جب اس نے لوگوں سے پوچھا: "کیا اس کا کوئی قریبی رشتہ دار ہے؟" تو انہوں نے بتایا: ہاں! اس کا ایک بھائی ہے لیکن وہ بہت غریب ہے۔ یہ جان کر وہ حسینہ عابد کے بھائی کے پاس گئی اور اسے حقیقتِ حال سے آگاہ کرتے ہوئے شادی کی درخواست پیش کی۔ چنانچہ اس کی شادی ہو گئی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں نیک و صالح اولاد عطا فرمائی اور انکے ہاں سات بیٹے ہوئے جو سب کے سب اپنے زمانے کے مشہور ولی بنے۔ (عیون الحکایات، الحکایۃ الاربعون بعد المائۃ، ص۱۵۹)

حیا اور گناہوں سے نفرت

معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا گناہوں سے نفرت کا باعث ہے۔ چنانچہ شیخِ طریقت، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ فرماتے ہیں: "اللہ عَزَّوَجَلَّ سے حَیا" یہ ہے

کہ اُس کی ہیبت و جلال اور اس کا خوف دِل میں بٹھائے اور ہر اُس کام سے بچے جس سے اُس کی ناراضی کا اندیشہ ہو۔ (باحیانوجوان، ص٦)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ بھی معلوم ہوا جہاں حیا ہو وہاں خوفِ خدا ہوتا ہے اور جہاں خوفِ خدا ہو وہاں وہ گناہ کیسے رہ سکتا ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب بن سکتا ہے اور بے پردگی بھی چونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی کا سبب بنتی ہے لہٰذا اس کے خاتمے کے لیے بھی حیا کا ہونا ضروری ہے۔ جب تک حیا اور پردے کا اہتمام رہا ہماری قوم ترقّی کی مَنازِل طے کرتی رہی اور جب حیا کا خاتمہ ہوا تو بے پردگی آئی پھر بے پردگی سے بدکاری نے جنم لیا اور آخر مسلمان بدکاری کی نُحُوستوں کا شِکار ہو کر رہ گئے۔

ذیل میں چند واقعات پیشِ خدمت ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام میں حیا اور پردے کی کس قدر اہمیت ہے۔

چہرے پر نِقاب

حضرت سیدتنا اُمِّ خَلّاد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بیٹا جنگ میں شہید ہو گیا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے بیٹے کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لیے چہرے پر نِقاب ڈالے باپردہ بارگاہِ رسالت مآب میں حاضر ہوئیں، اس پر کسی نے حیرت سے

کہا: اس وقت بھی آپ نے منہ پر نِقاب ڈال رکھا ہے۔ آپ کہنے لگیں: میں نے اپنا بیٹا ضرور کھویا ہے حیا نہیں کھوئی۔

(ابو داود، کتاب الجہاد، باب فضل قتال الروم علی غیرھم من الامم، ۳ / ۹، حدیث: ۲۴۸۸)

میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا

ام المومنین حضرت سیدتنا سَودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرض حج ادا کرچکی تھیں، جب آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوبارہ نفلی حج اور عمرہ کیلئے عرض کی گئی تو ارشاد فرمایا: میں فرض حج ادا کرچکی ہوں، میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے گھر میں رہنے کا حکم فرمایا ہے، خدا کی قسم! اب میرے بجائے میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا۔ راوی فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اس کے بعد زندگی کے آخری سانس تک آپ گھر سے باہر نہیں نکلیں۔ (در منثور، الاحزاب، تحت الآیۃ ۳۳، ۶ / ۵۹۹)

خاتونِ جنّت کا پردہ

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وصالِ ظاہری کے بعد خاتونِ جنّت، شہزادیٔ کونین، حضرت سیِّدَتُنا فاطِمۃُ الزّہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا پر غمِ مصطفٰے صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا اِس قَدَر غَلَبہ ہوا کہ آپ کے لَبوں کی مسکراہٹ ہی خَتم ہوگئی! اپنے وِصال سے قبل صِرف ایک ہی بار مُسکراتی دیکھی گئیں۔ اِس کا واقِعہ

کچھ یوں ہے: حضرت سیِّدَتُنا خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو یہ تشویش تھی کہ عُمر بھر تو غیر مَردوں کی نظروں سے خود کو بچائے رکھا ہے، اب کہیں بعدِ وفات میری کَفَن پوش لاش ہی پر لوگوں کی نظر نہ پڑ جائے! ایک موقع پر حضرتِ سیِّدَتُنا اَسماء بنتِ عُمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا: میں نے حَبشہ میں دیکھا ہے کہ جَنازے پر دَرَخت کی شاخیں باندھ کر ایک ڈَولی کی سی صُورَت بنا کر اُس پر پردہ ڈالدیتے ہیں۔ پھر اُنہوں نے کھجور کی شاخیں منگوا کر اُنہیں جوڑ کر اُس پر کپڑا تان کر سیِّدہ خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دِکھایا۔ آپ بہُت خوش ہوئیں اور لبوں پر مسکراہٹ آ گئی۔ بس یِہی ایک مسکراہٹ تھی جو سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کے وِصالِ ظاہِری کے بعد دیکھی گئی۔

(پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۲۰۰ بحوالہ جذب القلوب الی دیار المحبوب، ص ۱۵۹)

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سیِّدہ خاتونِ جنّت رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پردے کی بھی کیا بات ہے! کسی نے کتنا پیارا شِعْر کہا ہے ؎

چُو زَہرا باش از مخلوق رُو پوش
کہ در آغوش شبّیرے بہ بینی

(یعنی حضرت فاطِمہ زَہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی طرح پرہیز گار و پردہ دار بنو تاکہ اپنی گود میں حضرتِ سیِّدُنا شبّیرِ نامدار امامِ حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسی اولاد دیکھو)

پردے کی شان

شَرعی پردہ کرنے والیوں کی بڑی شانیں ہوتی ہیں۔ چُنانچِہ اَخبارُ الاخیار میں ہے: سَخت قَحط سالی ہوئی، لوگوں کی بَہُت دُعاؤں کے باوُجُود بارِش نہ ہوئی۔ حضرتِ سیِّدُنا بابانِظامُ الدّین ابو المؤیِد رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ نے اپنی امّی جان رَحمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہا کے کپڑے کا ایک دھاگہ ہاتھ میں لیکر عرض کی: یا اللہ! یہ اُس خاتون کے دامَن کا دھاگہ ہے جس (خاتون) پر کبھی کسی نامَحْرَم کی نظر نہ پڑی، میرے مولیٰ! اِسی کے صَدقے رَحمت کی بَرکھا (بارش) برسادے! ابھی دُعا خَتْم کی ہی تھی کہ رَحمت کے بادَل گھر گئے اور رِم جِھم رِم جِھم بارِش شُروع ہو گئی۔ (اخبار الاخیار، ص ۲۹۴)

یہی مائیں ہیں جن کی گود میں اسلام پلتا تھا
حَیا سے ان کی انساں نور کے سانچے میں ڈھلتا تھا

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! ہماری صحابیات اور صالحات کس قدَر پردے کا اِہتِمام کرتی تھیں، جی ہاں! یہ ہی وہ پردہ نشین مائیں تھیں جنھوں نے بڑے بڑے بہادر جرنیل، سپہ سالار، عظیم حکمران، علمائے ربانیین اور اولیائے کاملین کو جنَم دیا جن کی بدَولَت اسلام چار دَانگِ عالَم میں پھیل گیا، تمام امہاتُ المومنین، جملہ صحابیاتِ سیدالمرسلین سب باپردہ تھیں، حسنین

کریمین کی والدہ ماجدہ خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باپردہ تھیں، سرکارِ بغداد حضورِ غوث پاک رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہ کی والدہ محترمہ سَیِّدَتُنا اُمُّ الْخَیر فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تعالیٰ علیہا باپردہ تھیں، اَلْغَرَض جب تک پردہ قائم تھا اور عِفَّت مآب خواتین چادر اور چار دیواری کے اندر تھیں مسلمان خوب ترقّی کی مَنازِل طے کرتا جارہا تھا، غیر مسلموں پر غالِب آرہا تھا، جب سے غیر مسلموں کے زیرِ اَثر آکر مسلمانوں نے بے پردگی کا سلسلہ شروع کیا مسلمان مُسلسل تنزلی کے گہرے گڑھے میں گِرتا جارہا ہے، کل تک جو غیر مسلم مسلمانوں کے نام سے لَرزَہ بَراَندام تھے آج مسلمانوں کی بے پردگیوں، بداعمالیوں کے باعِث غالِب آچکے ہیں۔ مگر مسلمان ہوش کے ناخُن نہیں لے رہا، سوچتا نہیں ہے کہ یہ کیا ہورہا ہے۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دُعا ہے — امت پہ تری آکے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے — پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے
جس دین کے مدعو تھے کبھی قیصر و کسریٰ — خود آج وہ مہمان سرائے فقرا ہے
وہ دین ہوئی بزمِ جہاں جس سے فروزاں — اب اس کی مجالس میں نہ بتی نہ دیا ہے
جو کچھ ہے وہ سب اپنے ہی ہاتھوں کے ہیں کرتوت — شِکوہ ہے زمانے کا نہ قسمت کا گلہ ہے
دیکھیں ہیں یہ دِن اپنی ہی غفلت کی بدولت — سچ ہے کہ بُرے کام کا انجام برا ہے
فریاد اے کشتیٔ امت کے نگہباں — بیڑا یہ تباہی کے قریب آن لگا ہے

کر حق سے دعا امتِ مرحوم کے حق میں | خطروں میں بہت اس کا جہاز آ کے گھرا ہے
امت میں تری نیک بھی ہیں بد بھی ہیں لیکن | دلدادہ ترا ایک سے ایک ان میں سوا ہے
ایماں جسے کہتے ہیں عقیدے میں ہمارے | وہ تیری محبت تری عترت کی وِلا ہے
جو خاک ترے در پہ ہے جاروب سے اڑتی | وہ خاک ہمارے لئے داروئے شفا ہے
جو شہر ہوا تیری ولادت سے مشرف | اب تک وہی قبلہ تری امت کا رہا ہے
جس ملک نے پائی تری ہجرت سے سعادت | مکے سے کشش اس کی ہر اک دل میں سوا ہے
کل دیکھئے پیش آئے غلاموں کو ترے کیا | اب تک تو ترے نام پہ اک ایک فدا ہے
ہم نیک ہیں یا بد ہیں بالآخر ہیں تمہارے | نسبت بہت اچھی ہے مگر حال برا ہے
تدبیر سنبھلنے کی ہمارے نہیں کوئی | ہاں ایک دعا تیری کہ مقبولِ خدا ہے

پیارے اسلامی بھائیو! آج اگر ہمیں اپنی کھوئی ہوئی عَظَمتِ رَفتہ کو حاصِل کرنا ہے تو اس دورِ جدید کی بد تہذیبی سے جان چھُڑا کر اپنے روشن ماضی کی جانب واپس جانا ہو گا، ابتدا اپنے گھر سے کرتے ہوئے اپنے گھر کی خواتین کو شرعی پردے کے اِہتِمام کا ذِہن دینے کی کوشش کرنی ہو گی، ان کا ذِہن بنائیں کہ صرف جہاں شریعت اجازت دیتی ہے اسی صورت میں گھر سے باہر قدم رکھیں اور وہ بھی مَدَنی احتیاطوں کے ساتھ جس کا ذِہن شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے دیا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں: شَرعی اِجازت کی صُورَت میں گھر سے

نکلتے وَقت اسلامی بہن غیر جاذِبِ نظر کپڑے کا ڈِھیلا ڈھالا مَدَنی بُرقع اَوڑھے، ہاتھوں میں دستانے اور پاؤں میں جُرابیں پہنے۔ مگر دستانوں اور جُرابوں کا کپڑا اتنا باریک نہ ہو کہ کھال کی رنگت جھلکے۔ جہاں کہیں غیر مَردوں کی نظر پڑنے کا امکان ہو وہاں چہرے سے نِقاب نہ اٹھائے مَثَلاً اپنے یا کسی کے گھر کی سیڑھی اور گلی مَحَلّہ وغیرہ۔ نیچے کی طرف سے بھی اِس طرح بُرقع نہ اٹھائے کہ بدن کے رنگ برنگے کپڑوں پر غیر مَردوں کی نظر پڑے۔ واضح رہے کہ عورت کے سر سے لیکر پاؤں کے گٹّوں کے نیچے تک جسم کا کوئی حصّہ بھی مَثَلاً سر کے بال یا بازو یا کلائی یا گلا یا پیٹ یا پنڈلی وغیرہ اجنبی مرد (یعنی جس سے شادی ہمیشہ کیلئے حرام نہ ہو) پر بلا اجازتِ شَرْعی ظاہر نہ ہو بلکہ اگر لباس ایسا مَہین یعنی پتلا ہے جس سے بدن کی رنگت جَھلکے یا ایسا چُست ہے کہ کسی عُضْو کی ہیئت (ہے اَت، یعنی شکل و صورت یا اُبھار وغیرہ) ظاہِر ہو یا دوپٹّہ اتنا باریک ہے کہ بالوں کی سیاہی چمکے یہ بھی بے پَردَگی ہے۔ میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جو وَضْعِ لباس (یعنی لباس کی بناوٹ) وطریقہ پَوشِش (یعنی پہننے کا انداز) اب عورات میں رائج ہے کہ کپڑے باریک جن میں سے بدن چمکتا ہے یا سر کے بالوں یا گلے یا بازو یا کلائی یا پیٹ یا پنڈلی کا کوئی حصّہ کُھلا ہو یوں تو سوا خاص مَحارِم کے جن سے نِکاح ہمیشہ کو حرام ہے کسی کے سامنے ہونا سخت

حرامِ قطعی ہے۔(فتاوٰی رضویہ مُخرَّجہ، ٢٢/ ٢١٧) (پردے کے بارے میں سوال جواب، ص ۴٢)

عورتوں کی اِصلاح کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حتَّی الْاِمکان بے پردگی وغیرہ کے مُعاملے میں عورتوں کو روکا جائے، مگر حکمتِ عملی کے ساتھ، کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ اپنی زوجہ یاماں، بہنوں پر اس طرح کی سختی کر بیٹھیں جس سے گھر کا اَمن ہی تہ وبالا ہو کر رہ جائے۔ مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت حصّہ 16 صَفْحَہ 442 تا 449 سے **دیکھنے اور چھونے کا بیان** پڑھنا پڑھانا یا پڑھ کر سنانا اس سلسلے میں انتہائی مفید ہے۔ ان کیلئے دِلسوزی کے ساتھ دُعا بھی فرماتے رہئے۔خود کو اور اہلِ خانہ کو ہر گناہ سے بچانے کی کُڑھن پیدا کیجئے اور کوشِش بھی جاری رکھیں۔پارہ 28 سورۃُ التَّحرِیم کی چھٹی آیتِ کریمہ میں ارشادِ خداوندی ہے:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا وَّ قُوْدُهَا النَّاسُ وَ الْحِجَارَةُ (پ٢٨، التَّحریم: ٦)

ترجَمہ کنزالایمان: اے ایمان والو اپنی جانوں اور اپنے گھر والوں کو اُس آگ سے بچاؤ جس کے ایندھن آدمی اور پتّھر ہیں۔

رحمتِ عالم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ مُعظَّم ہے: **کُلُّکُمْ رَاعٍ**

وَ کُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ یعنی تم میں سے ہر ایک نگہبان ہے جس سے (روز قِیامت) اسکی رَعیت کے بارے میں پوچھا جائے گا۔

(بخاری، کتاب الجمعۃ، باب الجمعۃ فی القری والمدن، ۱/ ۳۰۹، حدیث:۸۹۳)

اس حدیثِ پاک کے تحت شارِحِ بخاری حضرت علّامہ مولانا مفتی محمد شریف الحق امجدی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مراد یہ ہے کہ جو کسی کی نگہبانی میں ہو۔ اس طرح عوام سلطان اور حاکم کے، اولاد ماں باپ کے، تلامِذہ اَساتذہ کے، مریدین پیر کے رعایا ہوئے۔ یونہی جو مال زوجہ یا اولاد یا نوکر کی سُپُرْدگی میں ہو۔ اس کی نگہداشت ان پر واجب ہے۔ "نگہبانی میں یہ بھی داخِل ہے کہ رعایا گناہ میں مبتلا نہ ہو۔" (نزھۃ القاری، ۳/ ۳۳۷)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمیں اپنے ماتحت افراد کو نیکی کی دعوت دیتے ہوئے برائیوں سے بچانے کی کوشش کرنی چاہئے کہ **اَمْرٌ بِالْمَعْرُوْف وَ نَھْیٌ عَنِ الْمُنْکَر** یعنی نیکی کا حکم دینا اور برائی سے منع کرنا انتہائی اہم کام ہے اور اس کا ترک کر دینا دنیا و آخرت برباد کر دینے کا باعث ہو سکتا ہے۔ چنانچہ،

نیکی کی دعوت نہ دینے کا انجام

حضورِ اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم فرمایا فلاں شہر کو اس کے

رہنے والوں سمیت زیر وزبر کردو۔ حضرت جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! ان لوگوں میں تیرا ایک فلاں نیک بندہ بھی ہے جس نے پلک جھپکنے کی مقدار بھی تیری نافرمانی نہیں کی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا شہر ان پر الٹ دو کیونکہ اس کا چہرہ میری نافرمانیاں دیکھ کر کبھی متغیر نہیں ہوا۔ (شعب الایمان، باب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۶/۹۷، حدیث: ۷۵۹۵) ایک اور حدیثِ پاک میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عبرت نشان ہے: قسم ہے اس کی جس کے قَبْضَۂ قدرت میں میری جان ہے، یا تو تم اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے یا اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر اپنا عذاب بھیجے گا پھر دُعا کرو گے اور تمہاری دُعا قبول نہ ہو گی۔

(ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۴/۶۹، حدیث: ۲۱۷۶)

ظالم بادشاہ مسلط کر دیا جائے گا

حضرت سیِّدُنا ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ تم نیکی کا حکم کرو اور برائی سے روکو ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر کسی ظالم بادشاہ کو مُسلّط کردے گا، جو تمہارے بڑوں کی تعظیم کرے گا نہ چھوٹوں پر رحم کرے گا، تمہارے نیک لوگ دُعا کریں گے ان کی دُعائیں قبول نہیں ہوں گی، وہ مدد مانگیں گے تو ان کی مدد نہ کی

جائے گی، وہ مُعافی مانگیں گے مگر ان کو مُعافی نہیں ملے گی۔

(احیاء العلوم، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۲/ ۳۸۳)

بے حَیائی کے خِلاف جنگ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اس وقت اس بے حِسی سے جگانے کے لیے اگر کوئی روشنی کی نمایاں کِرن نظر آتی ہے تو وہ دعوتِ اسلامی ہے، آپ کا ضمیر کہے گا کہ اس وقت مُعاشَرتی برائیوں کا عِلاج دعوتِ اسلامی دے گی۔ اگر ہم چاہتے ہیں کہ ہمارے مُعاشَرے کی اِصلاح ہو تو یہ فرنگی تہذیب، یہ نت نئے گناہوں کے انداز، یہ بے پردگی اور بے حَیائی کے سارے مُعامَلات چھوڑ کر دعوتِ اسلامی کے ماحَول سے وابستہ ہو جائیں۔ آیئے! اس مُعاشَرے کو بُرائیوں کی کھائی میں گرنے سے روکنے کی کوشِش کرنے میں دعوتِ اسلامی کا ساتھ دیجئے اور "**بے حَیائی کے خِلاف جنگ جاری رہے گی**" کا نعرہ لگاتے ہوئے یہ عزم کر لیجئے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشِش کرنی ہے۔** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ" کے عظیم جذبے کے تحت بُرائیوں کی راہ پر چلنے والے مسلمانوں تک نیکی کی دعوت پہنچا کر انہیں شاہراہِ رُشد و ہدایت کا مسافر بنانا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

اٰمین بجاہِ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

ماخذ و مراجع

نمبر شمار	کتاب	مصنف / مولف
1	قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
2	کنز الایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
3	الدر المنثور	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ، دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
4	روح البیان	مولی الروم شیخ اسماعیل حقی بروسی، متوفی ۱۱۳۷ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۰۵ھ
5	خزائن العرفان	صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی، متوفی ۱۳۶۷ھ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
6	تفسیرِ نور العرفان	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور
7	صحیح البخاری	امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری، متوفی ۲۵۶ھ، دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
8	صحیح مسلم	امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری، متوفی ۲۶۱ھ دار ابن حزم، بیروت ۱۴۱۹ھ
9	سنن ابی داود	امام ابو داود سلیمان بن اشعث سجستانی، متوفی ۲۷۵ھ، دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۲۱ھ
10	سنن الترمذی	امام ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذی، متوفی ۲۷۹ھ دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
11	ابن ماجہ	امام ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجہ، متوفی ۲۷۳ھ، دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
12	المعجم الاوسط	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ دار الفکر، بیروت ۱۴۲۰ھ
13	المعجم الکبیر	امام ابو القاسم سلیمان بن احمد طبرانی، متوفی ۳۶۰ھ دار الفکر، بیروت ۱۴۲۲ھ
14	الموطا	امام مالک بن انس اصبحی، متوفی ۱۷۹ھ، دار المعرفہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
15	المسند	امام احمد بن محمد بن حنبل، متوفی ۲۴۱ھ، دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
16	شعب الایمان	امام ابو بکر احمد بن حسین بن علی بیہقی، متوفی ۴۵۸ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۱ھ
17	ابن حبان	علامہ امیر علاء الدین علی بن بلبان فارسی، متوفی ۷۳۹ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۷ھ
18	الترغیب والترہیب	امام زکی الدین عبد العظیم بن عبد القوی منذری، متوفی ۶۵۶ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
19	الجامع الصغیر	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۵ھ
20	المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم نیشاپوری، متوفی ۴۰۵ھ، دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۸ھ
21	مسند ابی یعلی	شیخ الاسلام ابو یعلی احمد بن علی بن مثنی موصلی، متوفی ۳۰۷ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۱۸ھ

22	فتح الباری	امام حافظ احمد بن علی بن حجر عسقلانی، متوفی ۸۵۲ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۰ھ
23	فیض القدیر	علامہ محمد عبد الرء وف مناوی، متوفی ۱۰۳۱ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت ۱۴۲۲ھ
24	نزھۃ القاری	علامہ مفتی محمد شریف الحق امجدی، متوفی ۱۴۲۰ھ، برکاتی پبلشرز کھارادر کراچی
25	مراٰۃ المناجیح	مفتی احمد یار خان نعیمی، متوفی ۱۳۹۱ھ، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، مرکز الاولیاء لاہور
26	احیاء علوم الدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ، دار صادر، بیروت ۲۰۰۰ء
27	منہاج العابدین	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت
28	لباب الاحیاء	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
29	مکاشفۃ القلوب	امام ابو حامد محمد بن محمد غزالی، متوفی ۵۰۵ھ، دار الکتب العلمیہ، بیروت
30	عیون الحکایات	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی متوفی ۵۹۷ھ، دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۴ھ
31	بحر الدموع	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی متوفی ۵۹۷ھ، مکتبہ دار الفجر، دمشق ۱۴۲۴ھ
32	کتاب الکبائر	امام محمد بن احمد بن عثمان ذہبی، متوفی ۷۴۸ھ، دار مکتبۃ الحیاۃ ۱۹۸۵ھ
33	قرۃ العیون	فقیہ ابو اللیث محمد بن احمد سمرقندی، دار احیاء التراث العربی، بیروت ۱۴۱۶ھ
34	شرح الصدور	امام جلال الدین عبد الرحمٰن بن ابی بکر سیوطی شافعی، متوفی ۹۱۱ھ، مرکز اہل السنۃ برکات رضا ۱۴۲۳ھ
35	الزواجر عن اقتراف الکبائر	شیخ الاسلام علامہ احمد بن حجر ہیتمی مکی متوفی ۹۷۴ھ، دار المعرفہ، بیروت ۱۴۱۹ھ
36	اخبار الاخیار	شیخ محقق عبد الحق محدث دہلوی، متوفی ۱۰۵۲ھ، خیر پور پاکستان
37	فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان، متوفی ۱۳۴۰ھ، رضا فاؤنڈیشن مرکز الاولیاء لاہور
38	بہارِ شریعت	صدر الشریعہ علامہ محمد امجد علی اعظمی، متوفی ۱۳۶۷ھ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ
39	آنسوؤں کا دریا	ابو الفرج عبد الرحمن بن علی الجوزی متوفی ۵۹۷ھ، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
40	باحیا نوجوان	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
41	پردے کے بارے میں سوال جواب	علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری، مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
42	جنت کی دو چابیاں	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
43	جہنم میں لے جانے والے اعمال	شیخ الاسلام علامہ احمد بن حجر ہیتمی مکی متوفی ۹۷۴ھ، مکتبۃ المدینہ، کراچی

فہرست

عنوان	صفحہ نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں	4	اجنبی عورت کا مرد کو دیکھنا کیسا؟	19
درود شریف کی فضیلت	5	اجنبی عورت سے مصافحہ کرنا کیسا؟	19
بے باک نوجوان کی توبہ	5	لوہے کی کیل	21
بے باکی پر اظہارِ ندامت اور توبہ	8	اجنبی عورت سے خَلْوَت کی تباہی	21
مسلمانوں کی بے حسی	8	بدنصیب عابِد	23
بدکاری سے شیطان خوش ہوتا ہے	9	عورتوں کے پاس جانے سے بچو	26
قرآنِ کریم میں بدکاری کی مذمّت	10	شادی شدہ عورتوں کے پاس رات گزارنے کی ممانعت	26
جہنّم کا سب سے بدبودار دروازہ	10	ناول پڑھنا اور حیاسوز تصاویر دیکھنا	29
بدکاری کے اسباب	13	ہمیں کیا ہو گیا ہے!	30
اجنبی عورتوں سے بے تکلُّف ہونا	13	دیکھنا ہے تو مدینہ دیکھئے	31
ہاں! اُبھارنے والی چیز ضرور موجود ہے	14	بے حیائی حرام ہے	32
مرد کا اجنبی عورت کو دیکھنا کیسا؟	17	**بدنِگاہی کی تباہی**	34
		آنکھوں کی بدکاری	36
		آنکھوں میں آگ	36

آگ کی سلائی	37	بدکاری کی ابتدا و انتہا اور انجام	46
بدنِگاہی کی سزا	38	شرک کے بعد سب سے بڑا گناہ	47
بدکاری کی ابتدا	38	آگ کی قمیصیں	47
شکلوں کا بگڑنا	39	بھڑکتے تنُّور کا عذاب	48
آنکھوں کی حِفاظت کرو	39	وَادِیٔ جُبُّ الْحُزن کی مخلوق	49
دیکھنے و دِکھانے والا دونوں ملعون	40	بدکاری کے چھ نقصانات	50
اچانک نظر کا حکم	41	دنیا میں نزولِ عَذاب کے اسباب	51
اچانک پڑ جانے والی نظر پھیر لینے کی فضیلت	42	کثرتِ اموات	52
		بربادی ہی بربادی	52
دیگر اعضاء کی بدکاری	42	دورِ جدید میں بدکاری کی آفت	53
اعضاء کی بدکار کے خلاف گواہی	43	ایڈز کیا ہے؟	54
احادیثِ مبارکہ میں بدکاری کی مذمّت	44	ایڈز پھیلنے کے ذرائع	54
		ایڈز کی تباہیاں	56
دو سانپ نوچ نوچ کر کھائیں گے	44	گندگی سے چھٹکارا گندگی کے ذریعے	56
زانیوں کے لئے آگ کے تابوت	45	ایڈز عذابِ الٰہی ہے	57
جنّت میں داخلے سے محروم	45	انسان برتر یا بدتر	58
عادی سے مراد	46	بدکاری کے نتائج	59

جیسی کرنی ویسی بھرنی	59	فرض	72
تمہیں کیا چاہئے؟	60	واجب	72
محبوبِ باری کی جہنّم کے خوف سے گریہ وزاری	61	سنتِ مؤکدہ	72
		مکروہ	73
جنّت و جہنّم میں لے جانے والی چیزیں	62	حَرام	73
		شرعی حکم پر عَمَل میں رُکاوَٹ	73
آگ کا عذاب	65	خوش نصیب عابد کی ثابِت قدمی	75
جہنّم کی لگامیں	65	رحمتِ باری کی برسات	79
سیِّدُنا میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام کے نہ مسکرانے کا سبب	66	آزمائش پر صبر	79
		مُعاشرہ بے حَیائی کی لپیٹ میں	81
چراغ کی لَو پر اُنگلی رکھ دی	66	**بدکاری سے بچنے کے طریقے**	85
دو چیزوں کی حفاظت کے بدلے جنّت	67	(۱) شرم وحَیا	85
		حَیا کسے کہتے ہیں؟	86
شرم گاہ کی حِفاظَت	69	حَیا کا ماحول سے تعلُّق	86
شرم گاہ کی حِفاظَت کے فضائل	69	حَیا کی اہمیت	90
قضائے شہوت کے حلال ذرائع	70	ایمان کی عَلامت	90
نِکاح کا شرعی حکم	72	کثرتِ حَیا سے منع مت کرو	91

حَیا خیر ہی خیر ہے	91	پردے کی شان	102
دَیُّوث کسے کہتے ہیں	93	عورتوں کی اِصلاح کا طریقہ	106
دَیُّوث پر جنّت حَرام ہے	93	نیکی کی دعوت نہ دینے کا انجام	107
(۲) بے پردگی کا خاتمہ	94	ظالم بادشاہ مسلط کر دیا جائے گا	108
خوفِ خدا کام آ گیا	95	بے حَیائی کے خِلاف جنگ	109
حَیا اور گناہوں سے نفرت	98	ماخذ و مراجع	110
چِہرے پر نِقاب	99	فہرست	112
میرا جنازہ ہی گھر سے نکلے گا	100	نگرانِ شوریٰ کے تحریری بیانات کی	116
خاتونِ جنّت کا پردہ	100	فہرست	

نیکی کی دعوت

پیارے اسلامی بھائیو! اپنے اِردگرد کے ماحَول کو سنّتوں کے سانچے میں ڈھالنے، فکرِ آخِرت اور حِفاظَتِ ایمان کا جَذبہ پانے کیلئے دعوتِ اسلامی کے تحت ہونے والے ہَفتہ وار سنّتوں بھرے اجتِماع میں نہ صرف خود اوّل تا آخر شِرکت کریں بلکہ دوسرے اسلامی بھائیوں تک بھی نیکی کی دعوت پہُنچا کر، ذِہن بنا کر اجتِماع میں لانے کی کوشش فرمایئے۔ اگر آپ کی اِنفرادی کوشش سے کوئی اجتِماع میں آ گیا اور یہاں ہونے والے سنّتوں بھرے بیانات، ذکر و دعا اور دیگر رَحمتوں بھرے مَعْمُولات کی بدولت اسکا دِل چوٹ کھا گیا اور وہ قرآن وسنّت کی راہ پر آ گیا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھی بیڑا پار ہو گا۔

دعوتِ اسلامی کی مرکزی مجلس شوریٰ کے نگران
حضرت مولانا محمد عمران عطاری سلمہ البارى
کے تحریری بیانات

طبع شدہ

{1}---فیضانِ مرشد (صفحات 46)	{2}---جنت کی تیاری (صفحات 134)
{3}---احساسِ ذمہ داری (صفحات 50)	{4}---وقفِ مدینہ (صفحات 86)
{5}---مدنی کاموں کی تقسیم (صفحات 68)	{6}---مدنی کاموں کی تقسیم کے تقاضے (صفحات 73)
{7}---مدنی مشورے کی اہمیت (صفحات 32)	{8}---سود اور اس کا علاج (صفحات 92)
{9}---سیرتِ سیدنا ابوالدرداء رضی اللہ عنہ (صفحات 75)	{10}---پیارے مرشد (صفحات 48)
{11}---برائیوں کی ماں (صفحات 112)	{12}---فیصلہ کرنے کے مدنی پھول (صفحات 56)
{13}---غیرت مند شوہر (صفحات 48)	{14}---جامع شرائط پیر (صفحات 88)
{15}---صحابی کی انفرادی کوشش (صفحات 124)	{16}---کامل مرید (صفحات 48)
{17}---پیر پر اعتراض منع ہے (صفحات 60)	{18}---امیر اہلسنت کی دینی خدمات (صفحات 480)
{19}---جنّت کا راستہ (صفحات 56)	{20}---ہمیں کیا ہو گیا ہے (116)

عنقریب آنے والے تحریری بیانات

{1}---مقصدِ حیات	{2}---گناہوں کی نحوست
{3}---موت کا تصور	{4}---دردِ مرشد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

سنّت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات مغرب کی نماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع میں رضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیتِ ثواب سنّتوں کی تربیت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی انعامات کا رسالہ پُر کرکے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن بنائے کہ **"مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی انعامات"** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے **"مَدَنی قافلوں"** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ

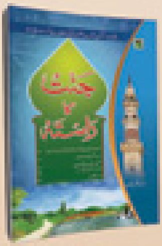

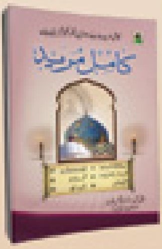

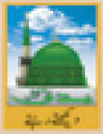

مکتبۃ المدینہ
(دعوتِ اسلامی)
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
فون: 021-34921389-93 Ext: 2634
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net